صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 16 جون 2017ء بمطابق 20 رمضان المبارک 1438 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَـٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِىِّ ۚ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا O إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْأَخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا O وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَـٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا۟ فَقَدِ احْتَمَلُوا۟ بُهْتَـٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا O يَـٰٓأَيُّهَا النَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَـٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا۔

(ترجمہ): خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کیلئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت سے) جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا، اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کیلئے موجب شناخت (و امتیاز) ہو گا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔ و آخِرُ الدَعۡوانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: الحاج ابرار حسین 16 جون، سردار ظہور احمد، الحاج صالح محمد خان، عبدالکریم صاحب، محمد شیراز خان، فضل حکیم خان، اعظم درانی۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: یہ ایجنڈا آئٹم نمبر 6 لیتے ہیں کیونکہ اس میں Overall، تو مسٹر سردار حسین بابک اینڈ مسٹر اعزازالملک افکاری، آئٹم نمبر 6۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میرا خیال ہے کہ پہلے تو وہ Leave کیلئے میں موو کروں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2017 کو ایوان میں پیش کرنے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Sardar Hussain: Mr. Speaker, I wish to move for leave under rule 77 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Private Schools Regularity Authority (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Private Schools Regularity Authority (Amendment) Bill, 2017? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted. Item No. 7.

Mr. Sardar Hussain: Thank you, Mr. Speaker. I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Private Schools Regularity Authority (Amendment) Bill, 2017, in the House.

جناب سپیکر: اعزازالملک افکاری، بس یہ کافی ہے؟

جناب اعزازالملک: جی۔

Mr. Speaker: Okay. It stands introduced. Item No. 8 and 9: Sardar Hussain.

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Sardar Hussain: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Private Schools Regularity Authority (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Private Schools Regularity Authority (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Clauses 1 to 6 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 6 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Sardar Hussain Babak and Aizazul Mulk Afkari.

Mr. Sardar Hussain: Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa Private Schools Regularity Authority (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

جناب سپیکر: اعزازالملک صاحب، آپ بھی۔۔۔

جناب اعزازالملک: جی، بس ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔

جناب اعزازالملک: جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Private Schools Regularity Authority (Amendment)

Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ضمنی مطالبات زر برائے مالی سال 2016-17 پر عمومی بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اچھا جی، ڈیمانڈ نمبر 11، آج ہمارے دو معزز ایم این ایز صاحبان، علی محمد خان اور عاقب اللہ خان یہاں تشریف فرما ہیں، میں ان کو ویلکم کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار لاء۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 57 کروڑ 43 لاکھ 97 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل و انصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 57 crore 43 lac 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2017, in respect of Administration of Justice.

Cut motions on Demand No. 11: Mr. Mehmood Khan, lapsed. Since all the cut motions on Demand No. 11 has been withdrawn, therefore, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 57 crore 43 lac 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2017, in respect of Administration of Justice? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 12: Special Assistant to honourable Chief Minister for Higher Education.

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 160 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ

30 جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران اعلیٰ تعلیم و دستاویزات کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 160 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2017, in respect of Higher Education, Archives and Libraries.

Cut motions on Demand No.12: Madam Amna Sardar, lapsed. Mian Zia ur Rehman Sahib.

<u>میاں ضیاء الرحمان</u>: جناب سپیکر صاحب! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Sardar Aurangzeb Nalotha, lapsed. Syed Jafar Shah Sahib, Mr. Fakhr e Azam Wazir, Mr. Shiraz Khan, Mr. Sardar Hussain Babak Okay, Fakhr e Azam Sahib, please.

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: سر! میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: سردار حسین بابک۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں پانچ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ضیاء الرحمان صاحب۔

<u>میاں ضیاء الرحمان</u>: بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں بھی یقیناً اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لوں گا، مشتاق غنی صاحب ہمارے بڑے بھائی بھی ہیں، ہمارے عزیز ہیں، مہربان ہیں لیکن ایک دو مسئلے ہیں جو بخوبی ان کے علم میں ہیں۔ ایک تو سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارا گرلز ڈگری کالج بالاکوٹ، یہ تقریباً 'ایرا' کے زیر اہتمام، ایرا/پیرا کے زیر اہتمام اس کی کنسٹرکشن ہوئی تھی اور سپیکر صاحب! تقریباً 2013 سے، یعنی ہماری اس اسمبلی اور ہمارے الیکشن سے پہلے یہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بالاکوٹ جو ہے اس کی بلڈنگ تیار ہو گئی تھی اور تقریباً جون یا جولائی 2014 میں باضابطہ طور پر میں نے اس کا افتتاح بھی کیا تھا لیکن آج تک اس کی کلاسز کا اجراء نہیں ہو سکا، اس کی ایس این ای منظور نہیں ہو سکی، اس کا سٹاف جو ہے وہ تعینات نہیں ہو سکا اور جس کا سب سے بڑا نقصان اور بہت بڑی ایک دقت ہے۔ سپیکر صاحب! ہمارا بہت پسماندہ علاقہ ہے اور ہر آدمی یہ Afford نہیں کر سکتا ہے کہ اپنی بچیوں کو مانسہرہ یا ایبٹ آباد میں پڑھا سکے۔ بعض لوگوں کو تو اللہ نے استطاعت دی ہوئی ہے، اسلام آباد میں بھی اپنی بچیوں کو وہ تعلیم دلا رہے ہیں، بچوں کو دلا رہے ہیں لیکن چونکہ زیادہ تر ہمارا علاقہ پسماندہ ہے اور

بچیوں کو اس معاملے میں انتہائی دقت کا سامنا ہے، بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہے اور تقریباً تین سال ہو گئے ہیں کہ یہ بلڈنگ محکمے کو 'ہینڈ اوور' ہو چکی ہے، سارا کام ہو چکا ہے، بہت بہترین بلڈنگ بنی ہوئی ہے، تو میں سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے، اس معزز ایوان کی وساطت سے منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ چلیں تین سال تو ہماری بچیوں کے ضائع ہو گئے لیکن ابھی کافی ٹائم ہے نئے سیشن میں، تو اگر مہربانی کر کے اس سیشن سے پہلے پہلے سٹاف کی اگر وہاں پر منظوری ہو جاتی ہے تو جو بچیوں کو اتنی بڑی تکلیف ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

میاں ضیاء الرحمان: سر! میں نے ایک بات اور کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

میاں ضیاء الرحمان: بس مختصر کروں گا، تو منسٹر صاحب خصوصی دلچسپی لیکر ہمارا یہ وہاں پر ایس این ای کا مسئلہ حل کروادیں تاکہ وہاں نئے سال، میرے خیال میں یکم ستمبر سے کلاسز کا اجراء ہوتا ہے تو وہاں پر کلاسز لگ جائیں، بس میری یہ درخواست ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب موجود ہیں، ہائیر ایجوکیشن ویسے بھی، سارے ایجوکیشن کا جو سبجیکٹ ہے، جو ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ انتہائی اہم ہے اور پھر ہمارا صوبہ جو ماضی میں جہاد کا ٹارگٹ رہا، ایجوکیشن ٹارگٹ رہی، تعلیمی ادارے ٹارگٹ رہے، یہاں پر Out of the Education Institutes خواہ وہ سکولز ہوں، خواہ وہ ہائیر ایجوکیشن ہو، اس میں ہمارے ایجوکیشن کا Ratio انتہائی کم ہے اور انتہائی افسوسناک بھی ہے اور پھر Drop out کا جو Ratio ہے، وہ بھی یہاں بدقسمتی سے بہت زیادہ ہے، Drop out کا جو Ratio ہے، وہ بہت زیادہ ہے اور وہ Accessibility نہ ہونے سے ہے، یعنی مواقع نہ ہونے سے ہے اور ظاہر ہے ہر حکومت کی یہ کوشش ضرور رہتی ہے کہ Accessibility وہ Provide کرے، بعض لوگ اپنی سیاسی تقریروں میں ضرور کہتے ہیں کہ بلڈنگ بنانا یہ بڑا کام نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں کی اپنی ایک 'اپروچ' ضرور ہوتی ہے، ہم نے اپنے نامساعد حالات کے باوجود، جب ہم نامساعد کہتے ہیں تو انسانی اور قدرتی آفات دونوں اس میں آتی ہیں، مجھے یاد پڑتا ہے کہ صرف 17 بلین روپیہ اس وقت ہمیں سیلابوں میں دینا پڑا، Compensation میں دینا پڑا لیکن اس

کے باوجود ہم نے اس صوبے میں نو یونیورسٹیاں بنائی ہیں اور یہ کوئی مانے یا کوئی نہ مانے، سٹاف اور اس میں کافی حد تک ہم کمی لائے۔ ہائیر ایجوکیشن کے Ratio میں ہم نے اضافہ کیا، ظاہر ہے ہم نے Accessibility دی۔ سپیکر صاحب! آپ کو یاد ہے صوابی میں یونیورسٹی نہیں تھی، صوابی میں ہم یونیورسٹی Launch کر چکے ہیں، ہری پور میں یونیورسٹی نہیں تھی، اسی طرح سوات میں، کرک میں یہاں کے لوگ بیٹھے ہیں، اسی طرح ہم نے کیمپسز بنائے، چترال میں ہم نے کیمپس بنایا، بونیر میں ہم نے کیمپس بنایا، اسی طرح بہت سارے علاقوں میں ہم نے کیمپسز بنائے اور ظاہر ہے یہی کچھ ہو سکتا تھا اور وہ ہم نے اپنے عوام کی خدمت کی سنجیدہ اور عملی کوشش ضرور کی۔ منسٹر صاحب اگر بتانا پسند کریں، ہم نے تبدیلی کا نعرہ نہیں لگایا، آپ لوگوں نے تبدیلی کا نعرہ لگایا ہے، لوگوں نے آپ کو ووٹ دیئے ہیں، ایجوکیشن میں Accessibility کی Provision میں، ہائیر ایجوکیشن کا Ratio بڑھانے میں اے این پی کی جو Contribution ہے، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ تحریک انصاف کی حکومت کس طرح Compare کرے گی اے این پی کے دور حکومت کے ساتھ؟ یہ ایک پوائنٹ اگر وہ نوٹ کر لیں۔ دوسری بات، سپیکر صاحب! ہمارے کالجز میں چونکہ اپوائنٹمنٹ جو وہاں ہوتی ہے، وہ پبلک سروس کمیشن کرتا ہے اور یہ جو پراسیس ہے، بڑا Lengthy ہے، وہ بڑا Lengthy ہے تو میری تو یہی رائے ہو گی کہ جس طرح ہم نے سکولوں میں پی ٹی سی بنائے ہیں، ہم نے اپنے دور حکومت میں ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں میں بورڈ آف گورنرز بنائے تھے اور ان کو اختیار دیا تھا، مالی اختیار دیا تھا تو اگر ممکن ہو سکے تو کالجز کی سطح پر اگر ہم بورڈ آف گورنرز بنائیں، ان کو مالی اختیارات دے دیں اور انہی قریبی علاقوں میں کوالیفائیڈ ٹیچرز اگر ہوں، وہ اکیڈمک سیشن وائز اگر ان کو بھرتی کریں تو میرے خیال میں یہ جو اساتذہ کی کمی ہے، وہ پوری ہو گی، پورے سیشن کیلئے اور ساتھ ہی ساتھ طلباء اور طالبات کا جو قیمتی وقت ہے، وہ بھی ضائع نہیں ہو گا۔ تیسرا جو میرا پوائنٹ ہے، منسٹر صاحب اگر نوٹ فرمائیں کہ جو ہمارا بی ایس پروگرام ہے، ابھی تک کتنے کالجوں میں ہم نے شروع کیا ہے اور کتنے کالجز ابھی باقی رہتے ہیں اور حکومت کی پلاننگ کیا ہے؟ چونکہ اس پروگرام سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ پوسٹ گریجویشن تک، پوسٹ گریجویشن تک جو ہمارے سٹوڈنٹس ہیں، وہ مستفید ہو رہے ہیں، تو میرے یہ تین پوائنٹس تھے، اس پر اگر منسٹر صاحب اظہار خیال کریں۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میاں ضیاء الرحمان اور سردار بابک صاحب نے جو پوائنٹس Raise کئے ہیں، میاں صاحب نے بالا کوٹ کالج کی بات کی ہے، ایرا' نے یہ کالج بنایا تھا اور اب یہ ہمیں Hand over ہوا ہے اور اس کی ایس این ای جو ہے کچھ کالجز کی دسمبر میں ہو گئی تھی اور ان کی کلاسز اب سے سٹارٹ ہونی ہیں، سیشن اب سٹارٹ ہونا ہے اور کچھ ہمارے ابھی تک پینڈنگ چل رہے ہیں، وہ میں چیک کرلوں گا کہ اس کالج کی ایس این ای اگر ایشو نہیں ہے تو کلاسز سٹارٹ ہو جائیں گی، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے ساتھ Commit کیا ہوا ہے، وہ ہمیں دے دیں گے، اس کا کوئی ایشو نہیں ہے۔ بابک صاحب نے جو بات کی ہے جناب سپیکر، I am proud to say کہ ہمارے دور میں اللہ کے فضل سے جہاں ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے اندر دوررس انقلابی اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اسی طرح ہائیر ایجوکیشن کو بھی فراموش نہیں کیا گیا اور اس میں بھی بے پناہ کام کیا گیا ہے، آپ ہماری کمٹمنٹ کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ہم نے چارسدہ، مردان میں ویمن یونیورسٹیز بنائیں، چترال میں ہم نے یونیورسٹی سٹارٹ کر دی، بونیر میں ہم نے یونیورسٹی سٹارٹ کر دی، نوشہرہ میں پاکستان کی پہلی ٹیکنیکل یونیورسٹی جو ہے وہ ہم نے سٹارٹ کی اور ایبٹ آباد میں، ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ہم نے سٹارٹ کی، نہ صرف یہ کہ ہم نے یونیورسٹیز سٹارٹ کیں بلکہ ساتھ ہی ان کے انفراسٹرکچر کیلئے ہم بھرپور توجہ دے رہے ہیں اور ہم سے پہلے جو یونیورسٹیاں بنائی گئی تھیں، آپ کو حیرت ہو گی بعض جگہوں پر دیکھ کر کہ سکولوں کی چھوٹی چھوٹی عمارات کے اندر وہ یونیورسٹیاں بنائی گئی تھیں، ہماری گورنمنٹ نے آکر ان کیلئے انفراسٹرکچر کا سوچا اور آج آپ دیکھ لیں، صوابی یونیورسٹی جو ہے موٹروے کے اوپر بن رہی ہے، بہت ہی عالیشان کیمپس ہے، ہماری کرک کی یونیورسٹی جو ہے، وہ ابھی زمین کا اس کا ایشو تھا، وہ بھی حل ہو گیا اور فائنل سٹیجز پر ہے اور باقی یونیورسٹیز بھی، سوات یونیورسٹی پر بڑا تیزی سے کام جاری ہے اور اسی طرح چار جگہوں پر ہم کیمپسز بنا رہے ہیں یونیورسٹیز کے، یعنی ہمارا جو پروگرام ہے، وہ یہ ہے کہ ہم ہائیر ایجوکیشن کو We want to make it more accessible to the people living in a broad areas. تاکہ تعلیم ہر ایک کا حق ہے اور دوری کی وجہ سے ہائیر ایجوکیشن کسی سے نہ رہ جائے، تو ہم یونیورسٹی بھی Door step پر لیکر جا رہے ہیں اور کیمپسز بھی لیکر جا رہے ہیں And I am grateful to Higher Education Commission.، وہ بھی ہمارے ساتھ اس میں تعاون کرتا ہے اور ہم مل کر اس کام کو آگے بڑھا رہے

ہیں۔ کالجز کا جہاں تک تعلق ہے، جب ہم آئے تھے تو کوئی 180 کے قریب کالجز تھے اور تیس کے قریب مینجمنٹ سائنسز کالجز تھے لیکن آج ابھی اس وقت بیس نئے کالجز Add ہو چکے ہیں اور پچاس کے قریب جو ہے ان پر کنسٹرکشن جو ہے، کسی پر 40 پرسنٹ ہو گئی ہے، کسی پر 30 پرسنٹ ہو گئی ہے اور اس سال کی اے ڈی پی میں بھی، اور میں سمجھتا ہوں کہ By the next year جب یہ سب Complete ہو جائیں گے تو ہمارے کالجز کی تعداد جو ہے سوا تین سو، ساڑھے تین سو کے لگ بھگ ہو جائے گی Which is a big record in the history of this Province کہ ہم نے، (تالیاں) ہم ہر شعبہ ہائے حیات میں ہم آگے بڑھے ہیں، ہم نے بائیو میٹرک اپنے کالجز میں Introduce کر دیا گو کہ ہمیں As usual resistance آئی تھی، جیسے ڈاکٹرز کی طرف سے آرہی ہے، ہمیں بھی آرہی ہے لیکن ہم نے اس پر کوئی 'کمپرومائز' نہیں کیا۔ اسی طرح جناب سپیکر! ہم نے اپنے دور میں ہائیر ایجوکیشن کے اندر اس سے پہلے کوئی ٹریننگ کا رواج ہی نہیں تھا، ہمارے پروفیسرز، لیکچررز پبلک سروس کمیشن سے Appoint ہوئے اور چل سو چل آگے کالجز میں چاک پکڑ کر چلے جاتے تھے، ہم نے ہائیر ایجوکیشن ٹریننگ اکیڈمی قائم کی پہلی دفعہ In the history of this Province اور ہم نے لیکچررز، پروفیسرز کی ٹریننگ کو ان کی پروموشن کے ساتھ Mandatory کر دیا۔ اب جو لیکچررز ہمارے پاس نئے آتے ہیں، پہلے ہم ان کو اکیڈمی میں Train کرتے ہیں For certain period then ہم ان کو کالجز میں بھیجتے ہیں، تو اس طرح وہ بھی ایک ٹریننگ کا ایک بہت اچھا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ہم نے تین اضلاع میں اور لائبریریز بنا دیں اور چار میں مزید بنا رہے ہیں جس کے ساتھ آڈیٹوریم بھی ہوتا ہے تاکہ لوگوں کی جو کتاب دوستی ہے، یہ بھی ہائیر ایجوکیشن ہی کی Responsibility میں آتی ہے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! ہم نے آسٹریا گورنمنٹ کے تعاون سے، یہ دنیا کی یونیک ماڈل آف یونیورسٹی ہے ہری پور میں، جسے PAF-IAST Fachhochschule کہتے ہیں، یہ ذرا Technical Based Education کی ہے، Applied Sciences Four universities of Austria has signed an MoU with our university in Haripur. اور اس کے وہ Strongest discipline of those four universities ہم اپنے ہری پور میں لا رہے ہیں، انہی کے پروفیسرز ان کو پڑھائیں گے، ہمارے پروفیسرز کو بھی وہاں پر وہ Train کریں گے، آن لائن بھی ہوں گے اور سکائپ پر بھی لیکچر ہوں گے اور سٹوڈنٹس کی فیکلٹی کی سلیکشن بھی آسٹرین کریں گے اور ڈگری بھی آسٹریا کی چار یونیورسٹیاں

دیں گی اور میں سمجھتا ہوں یہ اتنا بڑا کام ہماری حکومت نے کیا ہے کہ Job oriented چیزیں ہیں، جرمنی، آسٹریا، سوئیزرلینڈ، نہ وہاں نیچرل ریسورسز ہیں، نہ کوئی اور چیز ہے، وہ ملک کیسے ترقی کر گئے؟ جب ہم نے سٹڈی کیا تو وہ سارا Base ان کی ٹیکنالوجی پر Applied Sciences کے اوپر ہے، تو یہ سٹوڈنٹس جب یونیورسٹیوں میں ہوتے ہیں تو ان کو کارخانے دار ان کی ڈگری لینے سے پہلے ہی ان کی سروسز کو Hire کر لیتے ہیں، تو ہم وہ ماڈل اپنے صوبے میں لائے ہیں اور ان شاء اللہ جب یہ Full fledged چیز ہو جائے گی ہری پور میں، ان کو ہم Same replicate کریں گے Other universities in the Province، کیونکہ آسٹرین تھوڑا گھبراتے تھے، ہمارا خیال تھا ہم باقی صوبے میں بھی ان کو لیکر آئیں لیکن اس وقت جب ہمارے ان کے ساتھ MoUs اور ایگریمنٹس ہو رہے تھے، سیکورٹی کے اتنے اچھے حالات نہیں تھے، آج اللہ کا شکر ہے بہت ہی فرق ہے لیکن اب چونکہ وہاں پر یہ ہو گیا تو وہاں سے یہ کورسز پورے صوبے میں آئیں گے اور میں یہ Believe کرتا ہوں کہ After five six, seven years. ان شاء اللہ بے روزگاری کے خاتمے میں ہماری یہ یونیورسٹیاں اور یہ کورسز بڑا کلیدی Role play کریں گے۔ بابک صاحب نے ایک بات کی طرف اشارہ کیا، کالجز کے بورڈ آف گورنرز کے بارے میں، ہمارا ماڈل بالکل تیار ہو چکا ہے، جلد ہی ہم چیف منسٹر صاحب کو وہ For final approval پیش کر رہے ہیں، اس میں ہم نے تمام کالجز کو اٹانومی تجویز کر دی ہے، اس کے اندر ان کو فنانشل اختیارات بھی ہوں گے، ان کو ایڈمنسٹریٹیو اختیارات بھی ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے کاموں کیلئے ان کو سیکرٹیریٹ اور ڈائیریکٹریٹ کے چکر نہیں لگانا پڑیں گے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے کالجز کا معیار تعلیم، جو لوکل ان کا BoG بنے گا یا کالج کونسل، تاہم BoG سے لوگوں کو بہت زیادہ پرابلمز ہوتے ہیں، یہ لفظ ہم کالجوں میں Use نہیں کر رہے ہیں، ہم کالج کونسل لفظ Use کر رہے ہیں، چیز وہی ہے کہ کوئی پرائیویٹ بندہ اس کو ہیڈ کریگا And College Principal will be the Secretary and other people will be the members of that forum. وہ خود اپنے Decisions کریں گے اور اس سے یہ سسٹم بڑھے گا، I am thankful to Chief Minister Sahib، انہوں نے ہمیں Performance grant بھی دے دی کالجز کی، پچھلے سال کے ریزلٹ میں ہماری دو سو پندرہ پوزیشنز آئی ہیں، بورڈ اور یونیورسٹیز کے ایگزامینیشن کے اندر 'ٹاپ ٹوینٹی' کے اندر دو سو پندرہ، یہ بھی ریکارڈ ہے In the best performance of Higher

Education. خاص طور پر دونوں کی، ہمارے روایتی کالجوں کی بھی اور ہمارے جو مینجمنٹ سائنس، کامرس کالجز جن کو ہم کہتے ہیں، چونکہ پہلے یہ ہمارے ساتھ نہیں تھے، ایک دو سال سے ہمارے پاس آئے ہیں تو ان کے یہ ریزلٹس تھے لیکن ہمارے پاس اپنے کوئی پیسے نہیں تھے کہ ہم اس میں ان کو Encourage کرتے So, we have requested to honorable Chief Minister and he has approved our summery اور اب ہم ان کالجز کو، ان سٹوڈنٹس کو، ان سٹوڈنٹس کو خیر ہم پہلے بھی "ستوری د پختونخوا پروگرام" سے ان کو بہت زیادہ پیسے دے رہے ہیں انعام کے طور پر، لیکن اب سٹاف کو بھی اور کالج کو بھی اس سے انعام ملے گا، پرائز ملے گا۔ اس سے ان میں اور Encouragement ہو گی اور ساتھ ہی جناب سپیکر! ہم نے پرنسپلز کو، یہ ایک ایسی بڑی پوسٹ ہے کہ کوئی اس پر Same salary میں آنا نہیں چاہتا، تو ہم نے اس کیلئے پروپوزل بنا لی ہے اور فنڈز ہمارے پاس آ گئے ہیں، ہم پرنسپل کو بھی الاؤنس دیں گے، Handsome allowance ہو گا، کوئی پچیس سے لیکر پچاس ہزار روپے کے اندر اندر، تاکہ جو بھی پرنسپل ہو، اس کو فرق محسوس ہو کہ اس کو کوئی اضافی پیسے مل رہے ہیں، کوئی وہ کام اضافی کر رہے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی ہو تو اس طرح ہم اپنے ہائیر ایجوکیشن کے اندر کوالٹی، بابک صاحب! ہم "کوالٹی ایشورنس یونٹ" قائم کر رہے ہیں، یہ بڑا زبردست یونٹ ہو گا جو پورے ہائیر ایجوکیشن کے اندر کوالٹی کو Assure کرے گا، اس کا بھی ماڈل تیار ہو گیا ہے، اس کے بھی پیسے ہمارے پاس موجود ہیں، اب صرف فائنل پر ہمارا خیال تھا، یہ ہم جون میں کریں گے اور ابھی جون کے بعد یہ دونوں چیزیں جو ہیں "کوالٹی ایشورنس یونٹ" پلس "اٹانومی آف دی کالجز"، یہ ہم کر لیں گے اور پھر ایک آخری بات کہ ہم نے، بلکہ دو باتیں میں اور کروں گا کہ ایک تو ہم نے بی ایس پروگرام جو ہے چھتیس کالجوں میں اب تک چل رہا تھا اور اب سال کے End تک ہم سو کالجز کر لیں گے اور اگلے سال کے End تک ان شاء اللہ Two hundred colleges میں ہم اس کو کر لیں گے، پورا 'فیز وائز' ہم نے اس کا پلان بنایا ہوا ہے اور اسی کے مطابق گورنمنٹ سے ہمیں پیسے مل رہے ہیں، جیسے جیسے ہم ڈیمانڈ کر رہے ہیں، اس کا سارا اپنا ہی ایک سسٹم ہے، چونکہ ہمیں اب مشکلات یہ آ رہی ہیں کہ جہاں پر بی ایس ہے وہاں پر انٹرمیڈیٹ کلاسز پہلے سے چل رہی ہیں، وہاں پر بی اے بھی ہے، ایم اے ایم ایس سی بھی ہے، تو ہم نے 'فیز وائز' بی اے، ایم اے کو Fizzle out کرنا ہے کالجز سے اور اس کی جگہ بی ایس کو Replace کرنا ہے اور اس میں انٹرمیڈیٹ کو بھی ہم نے ختم کر کے Gradually سیکنڈری ایجوکیشن ان کے

حوالے کرنا ہے۔ چونکہ یہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کامینڈیٹ ہے، انٹرمیڈیٹ کے ہائیر سیکنڈری سکولز ہیں تو وہ ادھر جب چلے جائیں گے تو ہمارے کالجز میں اور سپیس نکل آئے گا، ہم اور زیادہ بی ایس کے پروگرام جو ہیں کالجوں میں شروع کریں گے اور یہ بھی پورے پاکستان میں ہم 'لیڈ' لے رہے ہیں بابک صاحب! (تالیاں) 2018 میں ایچ ای سی نے یہ کہہ دیا کہ بی ایس کے علاوہ کوئی سسٹم نہیں ہوگا، لہذا ہم اس کے مطابق چل رہے ہیں، پنجاب نے شروع کرکے پھر ختم کردیا ہے، بی ایس ایک طرح Default system ہوتا ہے، اس کیلئے لیکچررز مہیا کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے تو اس لئے وہ اس پر ابھی تک کھڑے نہیں ہوسکے لیکن ہم کھڑے ہیں اور اس میں مجھے یہ خوشی ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے کئی دفعہ، پتہ نہیں ان کو کون جاکر یہ بتاتا رہتا ہے بی ایس کے بارے میں، لیکن کئی دفعہ انہوں نے اس میں اپنا Interest show کیا ہے اور ہمیں کہا ہے کہ جو بھی آپ کو اس کیلئے وسائل چاہئیں، وہ لیں اور اس کو کرلیں۔ چونکہ دنیا میں اب ضرورت ہی بی ایس کی ہے، ایم اے کو کوئی پوچھے گا ہی نہیں، ایم اے/ایم ایس سی کو، So we are doing that اور اس کے علاوہ ایک اور چیز میں Miss کر گیا، بابک صاحب نے کچھ کہا تھا بی ایس کے علاوہ، ہاں، آن لائن ایڈمشنز، آپ کو پتہ ہے کہ یہاں آپ کے گورنمنٹ کالج پشاور میں بیس بیس، چالیس چالیس ہزار میں سیٹ بکتی تھی انٹرمیڈیٹ کی اور یہاں دوسرے سٹوڈنٹس آجاتے تھے اور وہ کلرک وغیرہ، اس میں بڑی پولیٹیکل گیمز بھی ہوتی تھیں اور پولیٹیکل پارٹیاں اپنے لوگوں کو وہ سیٹیں دے دیتی تھیں، اپنے سٹوڈنٹس کو وہ ایڈجسٹ کرلیتی تھیں، وہ آگے سے بکتی تھیں۔ ہم نے پہلے چھتیس کالجوں میں آن لائن ایڈمیشن کیا، پچھلے سال بہت ہی Successful رہا، اس سال ہم Hundred percent admissions اپنے کالجوں میں آن لائن کریں گے، (تالیاں) کسی کو کالج جاکے داخلہ فارم بھرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، نیٹ کو Use کرتے ہوئے وہ فارم بھرے گا، نیٹ ہی ان کے پیپرز کو بھی Verify کرے گا اور پھر نیٹ ہی ان کی میرٹ لسٹ جنریٹ کرے گا اور میرٹ لسٹ آنے کے بعد پھر وہ سٹوڈنٹ کالج جائے گا، جاکر اپنی جو Fee ہے یا جو چیز ہے، وہ ادا کرے گا۔ لہذا یہ انقلابی اقدامات ہم نے جناب کئے ہیں ہائیر ایجوکیشن میں اور میں پہلے بھی آپ کو بتاچکا ہوں کہ ہم نے ہائیر ایجوکیشن میں For all the degree programs، ہم نے جو معذور افراد ہیں، یلئے Physically handicaped، ان کیلئے ہم نے Higher Education degrees in colleges and in universities، ہم نے Already free کردی ہیں، ان کیلئے ہم Ramps بنا

رہے ہیں کالجز میں، ان کیلئے ٹائیلٹس بنا رہے ہیں اس طرح کی یونیورسٹیز میں تاکہ جو معذور افراد ہیں، Special people کسی طرح ان کو دشواری نہ ہو اور ساتھ ہی ہم نے خواتین کیلئے ہر قسم کے ڈگری پروگرام میں ہماری حکومت کے اندر ہم نے Upper age limit wave off کر دی ہے، کسی بھی عمر کی خاتون کوئی بھی ڈگری پروگرام میں اگر وہ میرٹ پہ آتی ہے، تو وہ اس میں حصہ لے سکتی ہے۔ تھینک یو ویری مچ، اور میں گزارش کرتا ہوں بابک صاحب سے اور اپنے بھائی سے کہ وہ اپنی موشن کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت اچھا جی، میرے خیال میں بہت ڈیٹیل میں بات کی ہے، بابک صاحب آپ نے ایک بات کی ہے، میں آپ سے بھی ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میں صرف آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں، میرا یہ تھا کہ یہ جو آپ نے صوابی یونیورسٹی کی بات کی ہے تو صوابی یونیورسٹی میں کیمپس بنا تھا، یونیورسٹی نہیں بنی تھی، ہم جب آئے تو تب، ابھی تک ان بیچاروں کے پاس کوئی پیسہ بھی نہیں تھا، وہ میڈم میرے پاس آئیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو تیس چالیس لاکھ روپے ہیں باقی نہیں ہیں تو میں صرف آپ کو یہ گلہ کرنا چاہتا تھا کہ ہمارا یہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: یہ سارا بالکل، سپیکر صاحب! میرے خیال میں یہ سارا ریکارڈ پہ رہتا ہے، میرے کوسچن بڑے سمپل تھے، منسٹر صاحب نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی اور مجھے کبھی کبھی ہنسی بھی آجاتی ہے، جب لوگ موٹروے بناتے ہیں تو ادھر سے Statement چلی جاتی ہے کہ بھئی موٹروے سے ترقی نہیں آتی، جب اسلام آباد میں میٹرو بس بنتی ہے تو جنگلا بس سے بھئی ترقی نہیں آتی، جب یہاں پہ میں نے سمپل کوسچن کیا تھا کہ اے این پی نے سترہ کا نمبر سکور کیا تھا Seventeen number campuses plus universities، تحریک انصاف نے تبدیلی کے نام پہ ووٹ لئے ہیں، آیا منسٹر صاحب بتائیں، جس طرح انہوں نے بتایا کہ سکول میں اے این پی نے یونیورسٹی بنائی تھی جگہ کا نام بتائیں؟ عوامی نیشنل پارٹی نے پانچ ہزار کنال زمین تعلیمی اداروں کیلئے خریدی ہے، یہ ریکارڈ پہ ہے، تحریک انصاف کی حکومت اسی کل پانچ ہزار کنال زمین پر کہیں ایک جگہ کٹوتی کرتی ہے، کبھی دوسری جگہ کٹوتی کرتی ہے، کہیں پہ سٹیڈیم بنا رہے ہیں، کہیں پہ کوئی اور چیزیں، پانچ ہزار کنال زمین ہم نے خریدی ہے، پانچ ہزار، یہ اس طرح کام نہیں بنے گا، سوالوں کا جواب دینا پڑے گا، چار سال ہوگئے ہیں، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کالجز ساڑھے تین سو تک پہنچ جائیں گے، ہاں مجھے پتہ ہے، آپ بتائیں 2013ء میں آپ کی حکومت آئی ہے، آپ کی حکومت میں کوئی ٹینڈر ہوا ہے، ایک کالج کا نام مجھے بتائیں جو کمپلیٹ ہوا ہو، ایک کالج کا 2013ء سے لے کر

2017 تک؟ ساڑھے تین سو آپ چھوڑیں، وہ تو ایم ایم اے دور کے ہیں، وہ تو اے این پی دور کے ہیں، بالکل صوبے میں پہنچ جائیں گے، منسٹر صاحب! آپ یہ بتائیں، آپ قوم کو بتائیں، جب ہم یہ گلہ کرتے ہیں کہ لوگ پڑھتے نہیں ہیں، جب ہم یہ گلہ کرتے ہیں کہ Dropout ratio میں اضافہ ہو رہا ہے، جب ہم یہ گلہ کر رہے ہیں کہ ہائیر ایجوکیشن میں Ratio کم ہے، Less ہے تو جب Accessibility نہیں ہے، جب مواقع نہیں ہیں تو لوگ فنڈ نہیں دیتے، آؤٹ آف سکول جو ہمارے سٹوڈنٹس رہتے ہیں، آؤٹ آف ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ جو ہمارے سٹوڈنٹس رہتے ہیں، ان کو اندر کس طرح لائیں گے؟ تو میرا سوال جو تھا بڑا سمپل تھا اور جواب بھی دیں کہ آیا آپ Seventeen کے فگر کو کراس کرو گے یا نہیں کرو گے؟ جب آپ کراس کرو گے تو پہلے میں مانوں گا کہ واقعی تبدیلی آگئی ہے، اگر آپ لوگ ویسے ہی الزامات لگاؤ گے تو پھر اس سے تو کام نہیں چلے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مشتاق غنی۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ وزیر تعلیم:</u> جناب سپیکر! ہم نے الزامات نہیں لگائے، آپ کا تعلق خود صوابی سے ہے اور وہاں جو یونیورسٹی تھی، وہ کس بلڈنگ میں تھی، کوئی کالج ہے پرانا سا یا سکول تھا یا کوئی جو بھی تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، وہ Basically پی ٹی سی ٹریننگ سکول تھا۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ وزیر تعلیم:</u> اچھا، وہ پی ٹی سی ٹریننگ سکول تھا، ہری پور میں جو یونیورسٹی بنائی گئی ہے، وہ جنگل کی ایک فیکٹری میں بنائی گئی تھی اور ہم نے اس کے اوپر ابھی اتنی عالیشان بلڈنگ بنائی ہے، بابک صاحب کو لے جا کر ہم وزٹ کرانے کو تیار ہیں، تیمرگرہ میں سکول میں برانچ تھی، یہ باتیں ریکارڈ کی ہیں جناب، یہ پوشیدہ نہیں ہیں اور جو باتیں میں کہہ رہا ہوں وہ میں Prove کرتا ہوں آپ کو، لیکن بہرکیف میرے کہنے کا مقصد صرف یہ تھا اپنی گورنمنٹ کی Determination show کرنے کیلئے کہ ہمیں جیسی بھی چیزیں وراثت میں ملیں، ہم نے ان کو بہتر کرنے کی کوشش کی ہے، ہم نے ان کیلئے Funding arrange کی ہے، ہم نے ان کیلئے انفراسٹرکچر Arrange کیا ہے، ہمیں تو جو آپ نے کالجز دیئے تھے، ان میں کوئی بارہ، تیرہ سو لیکچرر ہی شارٹ تھے، ہم نے ان کو پھر ٹیچنگ اسسٹنٹ کے طور پہ بھرتی کر کے اور اس طرح ایلیمنٹری والوں کا اپنا بتاتے، وہاں تو ہزاروں کی تعداد میں شارٹ تھے، لہذا ہماری جو نمبر ون Priorities ہیں، وہ ہیلتھ ہے اور ایجوکیشن ہے، یہی ہماری میٹرو ہے، یہی ہمارے میگا

پراجیکٹس ہیں، انہی پہ ہم نے توجہ دی ہے اور ان سے اب فارغ ہو کر ہم باقی سڑکیں، یہ نہیں کہ ہم سڑکوں کو بھول گئے ہیں، ہم نے وہ بھی، لیکن Priorities ہوتی ہیں ہر گورنمنٹ کی، ہماری Priority یہ تھی، اکیس لاکھ بچوں کو زمین سے اٹھا کر کرسی کے اوپر بٹھانا، پندرہ سولہ لاکھ کو بٹھا دیا تو یہ پیسے لگ رہے ہیں، So at the same time خواہ یونیورسٹیوں پہ ہو رہا ہے، کالجز میں ہو رہا ہے، پرائمری سکولز ہیں، ہائیر سکینڈری سب تعلیم جو ہے، سب کے اوپر اس گورنمنٹ نے بھرپور توجہ دی ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ آج آپ کو میں کالجز کا بھی دیٹا دوں گا، پرائیویٹ کا عاطف خان دیں گے کہ ابھی پچھلے سال تک 33 ہزار لوگ پرائیویٹ سکولوں کو چھوڑ کر آ گئے تھے، یہ ابھی لاکھ تک ان کا فگر پہنچ رہا ہے اور ہم نے جو ایک Rough assessment دی ہے، ہائیر ایجوکیشن کالجز میں کوئی تیس پینتیس ہزار ہماری تعداد بھی پرائیویٹ سکولوں سے کالجوں سے نکل کر آ گئی ہے (تالیاں) لیکن اس کی ڈیٹیل ابھی میرے پاس نہیں ہے، ابھی میں اس کو چیک کر کے دوں گا۔ جیسے میں نے عرض کیا سپیکر صاحب! کہ یہ مجھے کوئی بتائے کہ کس دور میں کتنی پوزیشنیں آتی رہی ہیں، سرکاری کالجوں میں یا سکولوں میں؟ آج اللہ کا شکر ہے میں آپ کے سامنے کہہ رہا ہوں کہ دو سو پندرہ پوزیشنیں ہمارے کالجوں کی آئی ہیں ٹاپ ٹونٹی میں، تو یہ ہمارے لئے ایک اعزاز کی بات ہے And thankful to my college staff peoples کہ جو کام کر رہے ہیں، کام اگر نہیں بھی کرتے تھے تو اس حکومت کو دیکھ کے انہوں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اور جس کے رزلٹ آ رہے ہیں، میری درخواست ہے کہ اپنی موشن کو واپس لے لیں۔

<u>Mr Speaker</u>: Withdrawn?

<u>جناب سردار حسین</u>: واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Since all the cut motions on Demand No. 12 are withdrawn, therefore, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 160 only, may be granted to the Provicial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2017, in respect of Higher Education & Libraries? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 13, honourable Senior Minister for Health, Atif Khan, you.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (وزیر صحت کی جانب سے): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چھ ارب 14 کروڑ 89 لاکھ 79 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 6 billion 14 crore 89 lac 79 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Health.

Cut motions on Demand No. 13: Mr. Saleh Muhammad (not present, lapsed). Madam Amna Sardar (lapsed), Mian Zia ur Rehman Sahib.

میاں ضیاء الرحمان: جی سپیکر صاحب! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ!

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں پانچ ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Sardar Aurangzeb Nalotha, lapsed. Raja Faisal Zaman, lapsed. Syed Jafar Shah, lapsed. Mr. Fakhr e Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر، میں دو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

(قہقہے)

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): د دوو روپو نوټ هم ختم دے۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Mr. Mehmood Ahmad Khan, lapsed. Mr. Sheeraz Khan, lapsed.

سینیئر وزیر صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی: نوټ ئے هم ختم دے سپیکر صاحب، ولا لله۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: سردار حسین بابک، مسٹر سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر ضیاء الرحمن صاحب!

میاں ضیاء الرحمان: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ شہرام صاحب ہمارے انتہائی قابل قدر ہیں اور یقیناً یہ کٹ موشن ہم واپس لیں گے لیکن میرا ایک دیرینہ مسئلہ تھا جس میں سپیکر صاحب! آپ کا بھی بڑا رول ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کی بھی خصوصی مہربانی ہے اور اسی طرح شہرام خان صاحب کی بھی، اللہ تعالیٰ انہیں اور عزت دے، بڑا تعاون ہے اور اپنے بھائی اکبر ایوب خان صاحب کا بھی میں ذکر کروں گا کہ آج تک بالاکوٹ اتنا بڑا علاقہ ہے، لاکھوں کی اس کی آبادی ہے، تحصیل بالاکوٹ اور ہمارا وہاں پہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود نہیں تھا اور یہ بھی بتاؤں کہ میرے والد صاحب دو دفعہ ایم پی اے بنے اور وہ بنا رہے تھے لیکن اراضی کی وجہ سے یہ ہمارا ہاسپیٹل نہیں بن سکا تھا لیکن اس گورنمنٹ کا قیام عمل میں آتے ہی تقریباً دس کنال کی بالاکوٹ کے قلب میں اراضی تھی سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی، تو یوسف ایوب خان صاحب، اللہ انہیں عزت دے اور اکبر ایوب خان صاحب نے بڑا تعاون کیا اور وہ دس کنال جو اراضی تھی سی اینڈ ڈبلیو کی، وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام منتقل کی اور پھر تقریباً 15-2014 کی اے ڈی پی میں سی ایم صاحب نے اور اسی طرح ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب نے اس کیلئے اس وقت تقریباً پانچ سو ملین روپے رکھے گئے تھے لیکن سپیکر صاحب! بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ ابھی تک اس کا کام شروع نہیں ہو سکا اور درمیان میں ایک مسئلہ اور بن گیا کہ اعتراض لگا دیا کہ یہ تو زلزلہ زدہ علاقہ ہے اور ریڈ زون ہے کیونکہ آپ کو پتہ ہے، ایک فرضی ریڈ زون ڈکلیئر کیا گیا تھا، اب حیرانگی کی بات یہ ہے سپیکر صاحب! کہ لاکھوں کی آبادی وہاں پہ موجود ہے، وہ تو کہیں بھی نہیں گئی ہے اور حادثے بھی ہو رہے ہیں، اموات بھی ہو رہی ہیں، بیماریاں بھی ہیں اور دنیا کا سب کام انسانوں کیلئے ہوتا ہے اور ہسپتال جو ہے یہ اعتراض لگا کے اور پھر سی ایم صاحب نے اور اسی طرح شہرام صاحب نے بڑا تعاون کیا، اکبر ایوب صاحب نے، سی ایم صاحب نے انہیں کہا کہ آپ میاں صاحب سے مل کر اس معاملے کو حل کریں تو انہوں نے پھر اس کا نقشہ بھی چینج کیا اور نئے نقشے کے مطابق ٹینڈر بھی ہو گیا لیکن سپیکر صاحب! یہ اس حکومت کی ایک بہت بڑی قربانی ہے، بالاکوٹ کے عوام کیلئے سی ایم صاحب کی بھی اور تمام کابینہ کی بھی، چونکہ سب میرے بھائی ہیں اور میرے ساتھ بڑا تعاون کیا ہے اور شہرام صاحب نے بھی، لیکن اگر اس کیلئے کوئی خاطر خواہ پیسے نہ رکھے گئے تو آئندہ آنے والی کوئی گورنمنٹ بھی اسے 'رول بیک' کر دے گی اور آپ کی یہ قربانی رائیگاں ہو جائے گی۔ تو میری درخواست ہے کہ آپ کی وساطت سے ایک ہمارا بڑا مسئلہ حل ہوا ہے تو اس بجٹ میں اس کیلئے خاطر خواہ ایک رقم رکھی جائے تاکہ اس منصوبے کا آغاز ہو جائے اور اللہ کرے اپنے وقت پر یہ کمپلیٹ بھی

ہو جائے، یہ آپ کی بہت بڑی قربانی ہے لیکن اس کیلئے فنڈ نہ ہوا تو یہ منصوبہ ضائع ہو جائے گا۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ۔ جی گوہر نواز صاحب! آپ کا بنتا تو نہیں ہے، آپ نے کوئی وہ۔

<u>جناب گوہر نواز:</u> سر! یہ میرے علاقے کا مسئلہ ہے، میں اس پہ تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا اچھا۔ چلو اس میں، میں آپ کو۔

<u>جناب گوہر نواز:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ آپ کی مہربانی، واقعی میرا حق نہیں بنتا تھا لیکن جس طرح میاں صاحب نے بات کی، مجھے بھی اپنے حلقے کے عوام کی آواز ایوان کے اندر سی ایم صاحب تک اور شہرام بھائی تک پہنچانی ہے۔ میرے حلقہ انتخاب اور کھلابٹ ٹاؤن شپ کے اندر ایک سی ٹائپ ہاسپیٹل ہے، آج دس سال ہوئے ہیں، جب وہ کمپلیٹ ہونے لگا تھا تو اس وقت کی گورنمنٹ نے فنڈ کی کمی کی بناء پر یا کسی بھی وجہ سے اس کا جو کام تھا، وہ روک دیا۔ ابھی ہم اس کی پوسٹیں سینکشن کروانے کیلئے آتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ابھی ہاسپیٹل کی ' ہینڈنگ / ٹیکنگ ' نہیں ہوئی، تو میں اس ایوان میں آپ کے توسط سے سی ایم صاحب کے روبرو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس کیلئے بھی حکم صادر فرمایا جائے اور ساتھ ہی ایک چھوٹی سی بات میں ضرور کرنا چاہوں گا اس ایوان کے اندر کہ چند دن پہلے ہمارے ہری پور کے اندر ایک صحافی کا بہیمانہ قتل ہوا اور اس پر اس ایوان کے اندر دعائے خیر بھی کی گئی، اس کیلئے دعا بھی کی گئی لیکن میں اپنے انفارمیشن منسٹر کے ذریعے اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ شہداء پیکج جو رکھا گیا تھا تمام صحافی بھائیوں کیلئے، اب اگر وہ اس ملک کی خدمت کرتے ہوئے ایک ستون ہے ہمارے ملک کا، صحافی برادری، اگر اس کو اس شہداء پیکج سے اس کے بچوں کیلئے جو واحد کفیل تھا اپنے خاندان کا، اس کیلئے اگر یہ امداد کی جائے تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑی ہمارے لئے بات ہو گی۔ بہت شکریہ، مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ جناب سردار حسین بابک!

<u>جناب فخر اعظم وزیر:</u> میرا نمبر تھا جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> سوری، چلو موقع دیتے ہیں آپ کو اس کے بعد۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ، سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب سے یہی ریکویسٹ ہے کہ باقی ایمپلائز تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے جتنے ایڈہاک اور کنٹریکٹ تھے، وہ تقریباً Permanent ہو چکے ہیں، Regularized ہو چکے ہیں، ایم این سی ایچ کے حوالے سے اگر وہ نوٹ فرمالیں اور ایم این سی ایچ کے جو ملازمین ہیں، جو

ایمپلائز ہیں، وہ اگر Permanent ہو سکیں تو میرے خیال میں بڑا اچھا رہے گا۔ دوسری بات میں نوٹس میں لانا چاہتا ہوں منسٹر صاحب کے، ہم یہاں پر اکثر سنتے ہیں کہ کرپشن ختم ہو گئی ہے، ہم بھی شکر کرتے ہیں کہ شکر ہے کہ کرپشن ختم ہو گئی ہے، کل بھی میں نے یہاں پر سنا تھا کہ جو ٹھیکے ہیں، پہلے تو بس جس کی مرضی ان کو دے دیئے جاتے تھے تو میں نے کہا چلیں آج ایک مثال دے دیتا ہوں تاکہ اس کی انکوائری بھی ہو اور مجھے یقین ہے، میں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں صرف اس وجہ سے کہ شاید آپ کے نوٹس میں نہ ہو اور مجھے پورا پورا یقین ہے کہ ان شاء اللہ آپ کے نوٹس میں یہ آئے گا تو آپ انکوائری کا آرڈر کریں گے، لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں کارڈیالوجی بلاک میں کچھ دنوں پہلے ایک اشتہار آیا اور ظاہر ہے Different firms نے اس میں اپلائی کیا، جو Lowest bidder تھا، اس کو نہیں ملا اور اسی اشتہار میں لکھا گیا تھا کہ جس جس فرم کے خلاف ہسپتال یا ہیلتھ کے حوالے سے کوئی ایشو ہو یا انکوائری ہو، وہ فرم جو ہے وہ Disqualify ہو گی، Unfortunately جس فرم کے خلاف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی انکوائریاں جاری ہیں اور جو فرم ریٹ وائز بھی Lowest نہیں تھی، اسی فرم کو یہ ٹھیکہ دے دیا گیا، لہذا اس کی انکوائری ہونی چاہیئے اور یہ ایک مثال میں اسی لئے دے رہا ہوں، بہت ساری اور بھی مثالیں ہیں، یہاں پر سپیکر صاحب! خاص کر ہیلتھ میں اور تمام ڈیپارٹمنٹس میں پنجاب سے کنسلٹنٹس آئے ہیں اور وہ کنسلٹنٹس اپنے ساتھ ٹھیکدار لائے ہیں، تو دوسرے ٹاپک کے حوالے سے میں آپ کو Written بھی دے سکتا ہوں لیکن اس ایک چیز کی انکوائری جو ہے وہ ضرور ہونی چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ واقعی ٹرانسپیرنسی ہے، کرپشن ختم ہو گئی ہے، چیزیں میرٹ پر ہو رہی ہیں کہ نہیں؟ ساری چیزیں جو ہیں اس سے ہٹ کر ہو رہی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: فخر اعظم وزیر۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: سپیکر صاحب! میں اپنے حلقے کے حوالے سے بات کروں گا، موجودہ گورنمنٹ نے صحت کے حوالے سے کافی دعوے کئے ہیں اور اس سلسلے میں ان کے مطابق وہ Efforts بھی کر رہے ہیں اور ایم ٹی آئی جیسا قانون بھی انہوں نے نافذ کر دیا ہے لیکن جہاں تک بنوں کا تعلق ہے، بنوں میں دو بڑے ہسپتال ہیں، ایک ڈسٹرکٹ ہسپتال بنوں اور دوسرا خلیفہ گلنواز، تو دونوں ہسپتالوں کے پہلے کی نسبت حالات اور بھی خراب ہو گئے ہیں اور یہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ابھی خلیفہ گلنواز ہسپتال مکمل طور خالی ہو گیا ہے، وہاں کا جو یہ سٹاف ہے، اس میں کمی آ گئی ہے، Equipments کی کمی آ گئی ہے اور

میں کئی مرتبہ ان سوالات کو اور کال اٹینشن کو اس ہاؤس میں لے کر آیا اور مجھے اس ہاؤس میں ہمارے جو منسٹر صاحب ہیں، انہوں نے کہا بھی تھا کہ میں اس سلسلے میں کام بھی کروں گا لیکن ابھی تک اس سلسلے میں کوئی کام نہیں ہوا اور وہ ہسپتالوں کے حالات بہت ہی خراب ہو گئے ہیں تو میری اپنے بھائی سے یہ درخواست ہے کہ خاص طور پر خلیفہ گلنواز اور ڈسٹرکٹ ہسپتال بنوں کی بہتری کیلئے کچھ اقدامات کریں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جہاں تک ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کا تعلق ہے تو میں پہلے اس فلور پر کہہ چکا ہوں کہ الحمداللہ ہمارے دیر میں اور میرے حلقے میں تقریباً سارے ہسپتال ڈاکٹروں کے لحاظ سے Fill ہو چکے ہیں، ہم اس پر منسٹر صاحب کے مشکور ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب! تقریباً چار پانچ مہینے پہلے جو ڈاکٹرز آئے تھے، اس ایک مہینے میں ابھی ان میں سے تین ڈاکٹروں کو ٹرانسفر کیا گیا ہے۔ میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جو ڈاکٹرز وہاں اپوائنٹ کئے گئے ہیں وہ تو ریگولر ہو گئے ہیں، یہ ٹھیک ہے کہ ان کا حق بنتا ہے لیکن جہاں تک خدمت کا تعلق ہے تو کم از کم تین سال کا Tenure ان ڈاکٹروں کو وہاں پر پورا کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، د منسٹر صاحب توجو غواړم، منسټر صاحب که لږ، زمونږ په دې وطن کښې يو دا ګاډې چې نوی نوی راغلی ، دا روډونه نوې جوړ شوی وو نو يو کلی ته يو ګاډے تلو نو هغه ګاډے به ګرم شوے وو نو په لار کښې ئے پکښې اوبه اچولې نو هغې يوې سورلئ بلې سورلئی ته وئيل چې مونږ ته وائی چې پيسې راکړئ دا تيل سيزی او پټې پټې پکښې ځان له اوبه اچوی۔ جناب سپيکر صاحب! زما په حلقه کښې واحد يو هسپتال دے چې هغه کيټيګری ډی دے او زما خيال دے چې په ديکښې سی ايم صاحب مهربانی کړې وه، هغوی پکښې ډائريکټيوز هم ايشو کړی وو خو چې کله مونږ لاړ شو، مونږ ورته وايو چې دا راته په اے ډی پی کښې راته شامل کړئ چې د کيټيګری سی شی نو مونږ ته وئيلې کيږی چې يره چې په دې کال کښې نوې سکيمونه نيشته دے اوچې نوې سکيمونه راغلل نو ان شاءالله تعالیٰ ستاسو هسپتال به پکښې شاملوو خو چې بيا کله د اے ډی پی دا کتاب ګورو جناب سپيکر صاحب! نو زما په خيال ما مخکښې هم يو څو هسپتالونه Identify کړی وو چې يره دا د بی ايچ يو نه آر ايچ سی او د آر ايچ سی نه هغه کيټيګری ډی شو، خو دا جی واحد هسپتال دے چې په ديکښې او پی ډی د ټول دير بالا د هسپتالونو نه د ټولو نه زياته ده،

بشمول ډسټرکټ هیډکواټر هسپتال دیر، هلته تقریباً څلور پنځه سوه Patients روزانه جناب سپیکر صاحب! کتلې کیږی په دې هسپتال کښې، اوس الحمد لله په دې تیر شوې میاشت کښې اوسط آتھ سو Patients د یوې ورځې کتلی شوی دی جناب سپیکر صاحب، زما دا درخواست دے، زما دا اپیل دے چې مهربانی اوکړئ مونږ سره زمکه Available ده جناب سپیکر صاحب، د دې د پاره زمکه هم اغستې شوې ده او که زه دا خبره اوکړم منسټر صاحب چې Non-developmental side باندې د اپ گریډ کړی ځکه چې مونږ سره بلډنگ هم موجود شته نو دا به په دې قوم باندې احسان وی خیر دے که مونږ ته۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ستا مطالبه دا ده چې کیټیګری سی دې کړے شی۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> دا د کیټیګری سی شی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، یہ ایشو ختم ہو جائے تو پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں، یہ Topic ختم ہو جائے تو۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> منور خان صاحب، زه خپله خبره ختموم بیا به تاسو، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> او دا یو خبره خو ډیره اسانه هم ده چې منسټر صاحب په دې فلور باندې دا خبره اوکړی، هلته یو WMO ده، یو زنانه ډاکټره ده حالانکه هلته روزانه تقریباً دوه دونیم سوه Patients صرف فیمیل تر دریو سو پورې کتلې کیږی، دا د هغې د وس کار نه دے او کله چې هغه بیا بیماره وی یا په چھټئ شی نو جناب سپیکر صاحب! بیا د هغې متبادل بله ډاکټره نه وی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اصل میں اس قسم کی ریزولیوشنز کیلئے ضروری ہے کہ آپ گورنمنٹ کے نمائندے کو بھی وہ کر لیں، پہلے اس پر ایک Consensus develop کر لیں، کوئی اس قسم کی ریزولیوشن تو نہیں آ سکتی، وہ اس طرح نہیں ہو سکتی۔ جی مسٹر شہرام خان۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> نو زما جی هم دغه یو دوه درخواستونه وو۔

<u>جناب سپیکر:</u> شہرام خان پلیز، آپ مہربانی کریں، اپنی بات کو To the point کریں تاکہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه ئې ادا کوم۔ یو آر ایچ سی وه، د دې خبرې به جی تاسو ته خوشحالی ملاؤ شی څکه چې یو هسپتال وو، 26 کاله هغه زوړ پروت وو، 26 کاله هغه زوړ پروت وو، نن الحمد للّٰه هغه هسپتال آر ایچ سی روان دے خو جناب سپیکر صاحب! د هغې سره مې یو درخواست دا دے چې په هغې وخت کښې په هغې باندې په هغې پوسټونو باندې خلق د بل ځائے بهرتی شوی وو نو هغه پوسټونه ئے سره د هغه سړو نورو هسپتالونو ته اوړلی دی نو دا مې درخواست دے چې په دیکښې دې انکوائری اوشی چې د دې کوم خپل بهرتی خلق دے نو چې هغه دغې هسپتال ته واپس راشی۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان، شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریه سپیکر صاحب، دوه درې خبرې کول غواړم۔ یو بابک صاحب خبره اوکړله، بالکل بابک صاحب یو ایشو طرف ته اشاره اوکړله او اووئیل ئے چې یره هلته انکوائری دې اوشی، بابک صاحب چې څنګه انکوائری وائی زه ورته فلور آف دی هاؤس باندې وایم چې هم هغه شان انکوائری به کوؤ، ټرانسپرینسی به ویمونږ هیڅوک نه سپورټ کوؤ، کوم چې غلط کار کوی، زه پخپله غلط کار نه کوم، زه د بل د پاره ولې چې کوم دے په هغه باندې پرده واچوم؟ او چې کوم میرټ دے، کوم پروسیجر دے، کومه لاء ده، هغه به مونږ Follow کوؤ، تاسو به مونږ له In writing کښې راکوئ که راسره کښینئ که پوهه کوئ مې، زما بالکل تاسو ته ایشورنس دے چې ان شاءاللّٰه هغې کښې چې څنګه انکوائری تاسو وایئ، هغه شان به کوؤ ان شاءاللّٰه، نو I hope د بابک صاحب دا مسئله په دې باندې دغه کیږی۔ فخر اعظم صاحب خبره اوکړله، چونکه بنوں هسپتال ایم ټی آئی دے، د هغې خپل بورډ دے، Recently اپوائنټ شوے دے، لږ مشکلات پکښې کیدے شی خو چې کومه دوئ خبره اوکړله، په هغې کښې د سټاف چې یره پکښې نیشته یا کم دے یا بل څه مشکلات دی، بالکل چې کوم مشکلات د هغوی دی، دوئ مونږ ته زما نوټس کښې ئے راوستل او زه به بالکل بورډ سره خبره کوم ان شاءاللّٰه، سیکرټری صاحب هم ناست دے، هغوی اووری او ډیپارټمنټ به ان شاءاللّٰه بورډ سره خبره هم اوکړی، د دوئ چې څه مشکلات دی، بلکه داسې کار به اوکړی

چې دوئ دواړه ایم پی اے گان ممبران صاحبان دی، دغه ناست دے شاته دوئ سره به ان شاءاللّٰه ټائم سیټ کړی او بورډ به دوئ سره میټنگ اوکړی چې د د هغوی کوم مشکلات دی، د دوی نه ورته څه سپورټ پکار دے یا زما نه ورته سپورټ پکار دے، د ډیپارټمنټ نه نو ان شاءاللّٰه هغه مسئله به مونږه حل کړو And I hope څیزونه به Improve شوی هم وی، چې کوم شوی وی هغه به هم دوئ سره شیئر کړی چې کوم کښې مشکلات دی هغه به هم دوئ۔

جناب فخراعظم وزیر: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ، وہ اپنی بات مکمل کرلیں، پھر آپ بات کرلیں، منسٹر صاحب! بات مکمل کرلیں۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): ان شاءاللّٰه هغې کښې به دوئ ته څه داسې ایشو نه راځی ککخیری ان شاءاللّٰه او چې څه وی هغه به اوکړو۔ تر څو پورې صاحبزاده صاحب خبره اوکړله، شکریه ئے ادا کړله او مهربانی چې یو ښه کار کیږی سره او دریږی اووائی چې یره ښه کار هم شوے، 26 سال بعد یو هسپتال کهلاؤ شو نو دا یو ښه کار دے، د دغې علاقې د پاره دوئ ایم پی اے دے، بالکل کریډیټ ټولو ته ځی او دې حکومت 26 ساله پس پوره کړو او بل هسپتال کښې ډاکټران هم چې څنگه دوئ اووئیل، کوم درې ډاکټران چې دوئ یادوی، دوئ به ئے ماسره نومونه شیئر کړی چې هغه کوم کوم ډاکټران دی؟ بالکل مونږ به ډاکټران د هلته نه نه ټرانسفر کوؤ، بلکه زه دې فلور باندې ټول هاؤس ته وئیل غواړمه چې په کوم کوم ځائے کښې اوس د ډاکټرانو کمے دے، پبلک سروس کمیشن درې زره ډاکټرانو میډیکل آفیسرز نور انټرویوز کمپلیټ کړل، د هغوی میډیکل کیږی لگیا دے او ان شاءاللّٰه راروانه هفته نیمه کښې اختر نه مخکښې یا د اختر نه پس درې زره نور ډاکټران به دا حکومت چې کوم دے په سسټم کښې نور ورکوی، تین هزار چھ سو مو یو بھرتی کړی وو میډیکل آفیسرز، درې زره دا دے نور بھرتی کیږی، تین هزار پانچ سو ټوټل ډاکټران وو کله چې مونږه په 2013ء کښې راغلو، نو په څلور کاله کښې درې نیم زره ډاکټران یو او درې زره بل، دا تقریباً شپږ نیم زره ډاکټران په سسټم کښې شو، دا به چې کوم دے اوس دغه ته راشی ان شاءاللّٰه، نو هغې کښې که د دوئ د میډیکل آفیسر،

وومن میډیکل آفیسر یا د څه کمے وی، ان شاءالله په ټوله صوبه کښې هغه به هندرډ پرسنټ تقریباً کمپلیټ شی۔ اخرینئ خبره میاں صاحب، کوم، د هسپستال اپ گریډیشن باندې فلور آف دی هاؤس باندې چونکه هغې سره Cost involve دے، Cost related خبره ده، هغه به کټل غواړی، فنانس سره به هم ډسکس کول غواړی او هیلتھ ډیپارټمنټ به هغې کښې، میں آپ کی طرف آرہا ہوں، میاں صاحب کی جہاں تک بات ہے، بس بات ختم کرتا ہوں، کہ جب ہماری حکومت آئی تو بالا کوٹ میں ہاسپٹل نہیں تھا، جو تھا وہ تباہ ہو چکا تھا Earth quake میں، زلزلے کو کوئی بارہ سال ہو گئے ہیں اور بارہ سالوں میں ہسپتال نہیں بنا، جب ہم نے دیکھا، ہم نے اس کیلئے چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی، انہوں نے سی اینڈ ڈبلیو کی زمین، وہاں پر اکبر ایوب صاحب کے ڈیپارٹمنٹ سے ہم نے بات کی، انہوں نے ہمیں زمین دی اور ہم نے ہسپتال کیلئے وہاں پر سپیشل زمین Allocate کی، وہاں کے لوگوں کیلئے ہم نے ہسپتال منظور کیا۔ میں نے چیف منسٹر صاحب سے بات کی کیونکہ جب ہمیں حکومت ملی، مسئلہ یہ تھا کہ بہت سارے ہسپتالوں میں Equipments نہیں تھے، جو تھے وہ بھی خراب تھے، جس طرح کل خٹک صاحب نے بات کی تھی تو زیادہ تر پیسے اس کی طرف ڈالے گئے تاکہ Equipments ہسپتالوں میں دیئے جا سکیں، ہسپتالوں کا سٹینڈرڈ اس لیول پر لایا جا سکے، ابھی بارہ ارب روپے کی کمی ہے Equipments کے حوالے سے، لیکن اس میں کافی بہتری آئی ہے، تو اس وجہ سے ہماری Attention تھوڑی سی Divert ہوئی لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا جو ٹینڈر ہوا ہے، جو ہسپتال آپ کا منظور ہوا ہے، اسی سال ان شاء اللہ اس میں پیسے دیئے جائیں گے اور اس کیلئے Proper اس پہ جو ضرورت ہو گی، ان شاء اللہ اس کو ہم پورا کریں گے، وہ لوگ ہسپتال Deserve کرتے ہیں، ان کا حق ہے، بارہ سال ہو گئے اور یہ حکومت ان کو ہسپتال دے گی ان شاء اللہ۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ اس ہسپتال، ہیلتھ پر بات کرنا چاہتے ہیں، جی جی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: ابھی چیف منسٹر صاحب سے میری بات ہو گئی، کل چیف منسٹر صاحب نے اعزازیہ کا اعلان کیا ہوا ہے تو وہاں پہ اب ایم پی ایز ہاسٹل میں جو کلاس فور ہیں، جو بندے کام کر رہے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو سے ان کا تعلق ہے لیکن وہاں پہ کام اسمبلی کیلئے کر رہے ہیں، تو چیف منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ یہ ہے کہ وہاں پہ اب یہ سلسلہ شروع ہے کہ ایک دوسرے کو 'پیغور' دے رہے ہیں کہ ہمارا عزازیہ ہو گیا اور دوسروں کا نہیں ہوا، تو ہاسٹل کے سارے لوگ جمع ہیں، میں بھی ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ

باقیوں کو مل رہا ہے تو ان بیچاروں کا کیا قصور ہے؟ان کو بھی مل جائے، سی ایم صاحب کہہ رہے ہیں کہ سپیکر صاحب کیس تیار کر لیں تو میں ان کو کر دوں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، چونکہ وہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سے ہیں، Legally تو ہم نہیں کر سکتے، اگر آپ کوئی امنڈمنٹ لا سکتے ہیں تو Most welcome، جب تک امنڈمنٹ نہیں ہو گی تو شاید ان کیلئے مشکل ہو گا، ہماری خواہش ہے کہ ان کیلئے کچھ ہو جائے لیکن Legally اس کو دیکھنا پڑے گا۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر صاحب! اگر آپ مہربانی کر کے ان کیلئے کچھ کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں اس طرح نہیں کر سکتا، وہ Legally آپ کو دیکھنا پڑے گا، اس کو ہم نے کمیٹی میں ڈالا ہے اور وہ کمیٹی میں آ جائے گا تو Legally اس کو دیکھنا پڑے گا، میں ان سے پوچھوں گا Legally اگر ہو سکتا ہے تو بالکل میں ان کو کہہ دوں گا۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر صاحب! آپ ان کیلئے Legally instructions دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں کوئی Legal instructions تو نہیں دے سکتا، وہ چونکہ۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر صاحب! اگر سی ایم صاحب دے دیں گے تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا؟

<u>جناب سپیکر:</u> وہ دے رہے ہیں تو بسم اللہ، لیکن میں تو نہیں، چیف منسٹر صاحب اپنے اس پہ دے سکتے ہیں، ہاں جی چیف منسٹر صاحب!

<u>جناب پرویز خٹک (قائد ایوان):</u> میرے خیال میں سپیکر صاحب کیس بھیج دیں تو لاء ڈیپارٹمنٹ کے تھرو آ جائے گا، مجھ سے جو ہو گا ضرور کروں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>قائد ایوان:</u> کیس بھیج دیں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے جی، فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: سپیکر صاحب! منسټر صاحب قیصې او وعدې بیا اوکړې خو ما وئیل چې دا لکه تقریباً د درې ځله مخکښې هم دا وعدې کړې وې وئیل چې زه به دا ټهیک کړم خو Actually دا سې کیږی نه۔

جناب سپیکر: زه یو تجویز کوم جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: او دا دویمه خبره چې یو کال مخکښې بنوں ډسټر کټ هسپتال کښې ایمرجنسی بلاک منظور شوے وو خو اوس پورې په هغې باندې کار شروع نه دے۔

جناب سپیکر: شہرام خان! آپ اس طرح کریں کہ ان کی ایک میٹنگ Arrange کریں، وہ بھی ہوں تاکہ جہاں ایشوز ہیں، آپ خود بھی دیکھ لیں، ان کی ایک میٹنگ Arrange کر لیں، تو عید کے بعد آپ ایک Meeting arrange کر لیں، ٹھیک ہے جی۔

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): شاه محمد په دیکښې خبره کړې وه راسره جی، بهرحال دوئ سره به زه کښینم خیر دے۔

Mr. Speaker: Okay ji, all the cut motions on Demand No. 13 have been withdrawn, therefore, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 6 billion 14 crore 89 lac 79 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.14, Advisor to honorable Chief Minister for C & W.

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 50 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 50 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of

payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Communication and Works.

Cut motions on Demand No. 14: Mian Zia ur Rehman Sahib.

میاں ضیاء الرحمان: جناب سپیکر صاحب! میری کٹوتی کی تحریک تھی لیکن میں واپس لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں پانچ روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا، نہیں ہیں، سید جعفر شاہ صاحب نہیں ہیں، فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب! میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: محمد شیزاز خان نہیں ہیں، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، د پانچ روپئ کٹ موشن پیش کوم۔

جناب سپیکر: بس آپ بات بھی کرلیں، اچھا اچھا۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں، کٹ موشن جمع کرنے کا اور پیش کرنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ جو تجاویز ہمارے ذہن میں ہوں تو تجاویز ہم حکومت اور مختلف ڈیپارٹمنٹ کے سامنے رکھیں۔ سپیکر صاحب! ہم دیکھتے ہیں کہ سالانہ روڈز کی تعمیر پہ اور اس کی مرمت پر کروڑوں اور اربوں روپیہ جو ہے وہ خرچ ہو رہا ہے لیکن پھر بد قسمتی سے بعض اضلاع میں، بونیر میں، مردان میں، چارسدہ میں اور پشاور میں بھی، اسی طرح جہاں پر ماربل ہیں، ماربل کی لیزز ہیں، یہ جو Over loaded ٹریفک ہے، Over loaded اور اتنے Over loaded ہیں کہ انسان خود بھی حیران رہ جاتا ہے کہ اتنا بھاری وزن یہ جو ٹرک ہیں، یہ لے کیسے جاتے ہیں؟ تو میں محسوس کر سکتا ہوں کہ ظاہر ہے حکومت کی نظر میں یہ بات ضرور ہوگی اور یہ جو بڑی بڑی شاہرائیں ایک دفعہ جب بن جاتی ہیں، ان پر کروڑوں اربوں روپیہ خرچ ہو جاتا ہے لیکن سال کے بعد وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں، پھر عام لوگوں کو تو پتہ نہیں ہوتا تو وہ جس حلقے کا ممبر ہوتا ہے، اس کو گالیاں دیتے ہیں، وہ لوگ یہی کہتے ہیں کہ فلاں ممبر نے کمیشن لیا ہے اور فلاں وزیر نے کمیشن لیا ہے، اب وہ اتنا Over loaded ہے کہ عام لوگوں کو یہ نہیں پتہ ہوتا کہ یہ جو Pitching کرتے ہیں روڈ کو یا جو Rolling کرتے ہیں وہ تو اتنے وزن کا نہیں ہوتا، جتنے وزن کا اس کا لوڈ، وہ Over load آتے ہیں، تو یہ ایک ریکویسٹ کرنی تھی کہ اگر ہو سکے، دوسری بات، یہ

اکثر اسی ڈیپارٹمنٹ میں سٹاف کی بڑی کمی رہتی ہے، ایس ڈی اوز کی، سب انجینئرز کی اور ظاہر ہے مانیٹرنگ اور انسپکشن بڑی ضروری ہے، جب ہم نے معیار کو یقینی بنانا ہو تو ظاہر ہے وہاں پہ سٹاف کی Availability ہو تو یہ کام جو ہے Ensure ہو سکتا ہے، یہ اس میں وہ کرلیں اور میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ ثناء اللہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: چونکہ منسٹر صاحب اردو بولتے ہیں تو اس لئے پشتو میں مناسب نہیں، ہماری جو تجویز ہے، یہ کٹ موشن لانا ہم عوامی نمائندوں کا حق بنتا ہے کہ جہاں کمی ہو، وہ تنقید برائے تعمیر اگر ہو جائے تو اس میں حکومت کی بھی خیر ہے اور علاقے کے عوام کی بھی خیر ہے، اس لئے میری ایک تجویز جو بابک صاحب نے دی کہ ٹیکنیکل سٹاف کی کمی، یہ میرے خیال میں پورے صوبے میں ٹیکنیکل سٹاف کی کمی کو دور کیا جانا بہت ضروری ہے۔ ہمارے دیر بالا میں صرف چار سب انجینئرز ہیں، اربوں اور کروڑوں کے پراجیکٹ چل رہے ہیں لیکن ایک سب انجینئر کا وہاں پہ پہنچنا اور اس کا خیال رکھنا اس کے بس کی بھی بات نہیں ہے۔ لہذا یہ کمی اگر پوری کی جائے تو مہربانی ہوگی۔ دوسرا، مرمت اور Repair کیلئے پیسے دیئے جاتے ہیں تو یہ سال کے بہت آخر میں دیئے جاتے ہیں، ہماری یہ تجویز ہے کہ اگر یہ پیسے وقت پر دیئے جاتے تو کام بھی اچھا ہوتا اور یہ پیسوں کا جو ضیاع ہے، جو ضائع ہو رہے ہیں، میرے خیال میں Last week میں ریلیزز ہو گئی ہیں، ابھی دس پندرہ دن باقی ہیں، دس دن میں یہ کروڑوں روپے کیسے خرچ ہوں گے؟ اسی وجہ سے، اسی تیزی، یہ انتہائی زیادتی ہے، اگر یہ ایک دو مہینے پہلے دیئے جاتے تو میرے خیال میں اس سے کام بھی ہو سکتا تھا اور فائدہ بھی ہوتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! یوه خبره بله کومه او هغه د سی ایم په نوټس کښې، اور منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں۔ سی ایم صاحب پرون خبره ډیره زبردسته اوکړه چې کوم ځائے کښې داسې کارونه کیږی چې افسران ئے کوی او که څوک ئے هم کوی او تاسو د دې نشاندهی کوئ او که تاسو په دی غلی پاتې شوئ نو تاسو خیانت کوئ د دې قوم سره، نو زه د دې په باره کښې یو خبره صرف کوم۔ یو سب انجینئر دے په دیر کښې جناب سپیکر صاحب! دوه ځله د هغه خلاف انکوائری اوشوه او دواړه ځله د هغه خلاف انکوائری راغله او زه

بار بار د منسټر صاحب په نوټس کښې مې هم لږه راوستې ده چې هغه ډیر لوئے نقصان عوامو ته رسولے دے، دومره ایډوانسونه ئے کړی دی چې یقین تاسو اوکړئ چې تراوسه پورې لا نه دی کنټرول کړی، نو زما جی دا درخواست دے چې د هغه خلاف دوه ځله انکوائری اوشوه، مهربانی اوکړئ که هغه ته د چا پشت پناهی حاصل وی، Being د هرچا چې وی نو زه وایم چې دا زیاتے دے۔

__جناب سپیکر:__ شکریہ۔اکبرایوب صاحب،پلیز۔

__جناب اکبرایوب خان(مشیر برائے مواصلات وتعمیرات):__ شکریہ،جناب سپیکر۔ سردار حسین بابک صاحب نے جس چیز کاذکر کیاOver loading،یہ بالکل انہوں نے ایکRightمسئلے کی ادھر نشاندہی کی ہے اور خصوصی طور پر بونیر مردان جو روڈ ہے جناب سپیکر! اس پہ سب سے زیادہ ماربل کی Over loadingہوتی ہے،جناب سپیکر! تقریباًDifferent roadsکے اوپر ہماری ایک سکیم ہے،ادھر ہم Wing scales ابھی لگارہے ہیں،ہم نے ایک دفعہMobile wing scaleکے ساتھ شروع کیا تھاتوآگے سے سیاسی لوگوں کے پریشر کا سامنا کرنا پڑاجناب سپیکر! اور ٹرکس نے بھی ہڑتالیں کردیں اور ابھی ہم خصوصیSet upکررہے ہیں ونگز سٹیشنز کو،اور سی ایم صاحب نے انتظامیہ کو بھی ہدایت کی ہے کہ ہمارے ساتھ پی کے اتچ اے کے ساتھ، ہمارے ساتھ تعاون کریں،ان شاء اللہ اگلے دو مہینے میں آپ دیکھیں گے کہ اس کے اوپر ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کنٹرول کریں گے۔ ابھی ہمارامردان کا جورینگ روڈ ہے، ایک سائڈ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے مگر جہاں سے لوڈڈ گاڑی نیچے آتی ہے،وہ سائڈ بالکل تباہ ہو گئی ہے اور یہ صرف ادھر کا مسئلہ نہیں ہے،یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے،اس لئے ہم خصوصی طور پر جہاں پہ ماربل مائنز کے روڈز ہیں،ادھر ہم یہ Wing scales ابھیInstallکررہے ہیں۔دوسرا جناب سپیکر! دونوں معزز ممبران نےCapacity buildingکاادھر ذکر کیا ہے کہ Capacity،ایس ڈی اوز کم ہیں،سب انجینئرز کم ہیں،جناب سپیکر! جیسے ہی میں نے چارج لیاتواس کے اوپر ہم نے سی ایم صاحب کی ہدایت کے اوپر کافی تیزی سے کام کیا ہے،ابھی اللہ کے فضل سے پچھلے ہی ہفتے تقریباًپندرہ نئے ایس ڈی اوز کوپبلک سروس کمیشن کو ہم نےPushکیا،ہمارے پاس آئے ہیں،سب انجینئرپہلے ہمارے پاس آئے تھے،ابھی اور آرہے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! پی کے اتچ اے میں، جائیکامیں جہاں جہاں ہمارے یہ ڈائریکٹریس ہیں،پراجیکٹس ہیں،جہاں سی اینڈ ڈبلیو کے ایس ڈی اوز کواور ایکسیئن کو بھیجا جاتا ہے پی کے اتچ اے میں،ابھی سی ایم صاحب نے کونسل میٹنگ میں اجازت دی تھی کہ آپ اپنیRecruitment

کریں، پہلا Badge آج کل Introduce ہورہا ہے، وہاں ایس ڈی اوز اور ایکسیئن ہم ڈیپارٹمنٹ کے اپنے بھرتی کررہے ہیں تاکہ سی اینڈ ڈبلیو کے لوگ واپس ہمارے پاس آجائیں اور ساتھ ہی ایک بہت بڑا مسئلہ جناب سپیکر! یہ ہے کہ جتنا بھی فاٹا کے سی اینڈ ڈبلیو کا سیکشن ہے، سب کو ہم آفیسرز دیتے ہیں، ان کے اپنے آفیسرز کوئی نہیں ہیں، یہ کچھ مشکلات ہیں، ان شاء اللہ ہم اس کے اوپر کام کررہے ہیں، بہت جلدی ان شاء اللہ اس Capacity building کے کام کو ہم ان شاء اللہ اس پہ قابو پالیں گے۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: اور جناب سپیکر! ایک روڈ انسپکٹر صاحب کے بارے میں انہوں نے کل ہی مجھ سے بات کی ہے، ان شاء اللہ اس کو دیکھیں گے کہ کیا انکوائری ہے، کیا پوزیشن ہے؟ اور اس میں کوئی غلطی پائی گئی تو ان شاء اللہ اس کے اوپر ہم ایکشن لیں گے، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Since all the cut motions on Demand No.14 are withdrawn, therefore, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 50 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Communication and Works? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 15, honourable Minister for Public Health.

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی و محنت): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Public Health Engineering.

ماشاءاللہ، آپ کا روزہ ہے شاہ فرمان صاحب، ڈیمانڈ نمبر 15، کٹ موشنز: میاں ضیاء الرحمان صاحب۔

میاں ضیاء الرحمان: سپیکر صاحب! میں پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! میں پانچ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیزاز خان نہیں ہیں، سردار ظہور نہیں ہیں، سردار اورنگزیب نلوٹھا نہیں ہیں، راجہ فیصل زمان نہیں ہیں، سید جعفر شاہ نہیں ہیں، فخر اعظم وزیر۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں دو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں، Only two rupees۔

جناب سپیکر: جناب سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زہ د پینځو روپو کټ موشن پیش کوم۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ سب منظور کرلیں اس کو اپنی جیب سے، اچھا میاں ضیاء الرحمان صاحب۔

میاں ضیاء الرحمان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ شاہ فرمان صاحب ہمارے قابل قدر بھائی ہیں، ہم ان کے خلاف تحریک پیش نہیں کر سکتے ہیں، جو ہو گئی ہے یہاں تک، وہ بھی بڑی بات ہے، اس کو ہم واپس لیں گے اور شاہ فرمان صاحب کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا۔ میرا حلقہ پی کے 54، اس کی تقریباً دس سے پندرہ نئی جو سکیمیں کمپلیٹ ہو کر ان کی پوسٹ کی ایس این ای فنانس کے پاس آئی ہوئی ہے اور تقریباً تقریباً پورے جو ہمارے الیکشن کے بعد بعض کے چار سال ہو گئے ہیں اور میرے خیال میں جو کم از کم بھی ہیں تو کوئی تین سال سے اور اس طرح دو سال سے کم کوئی بھی نہیں ہے، تو میں ان کی خصوصی توجہ چاہوں گا کہ حضرت شاہ فرمان صاحب تھوڑی سی توجہ ہم پر دے دیں اور مجھ سے انہوں ایک اور وعدہ کیا تھا کہ ہمارا ایک گاؤں ہے سپیکر صاحب! بہت بڑی آبادی والا گاؤں ہے، سونگ سروائی اس کا نام ہے، انہوں نے مجھ سے کوئی پانچ کروڑ کا وعدہ کیا تھا لیکن میں پانچ کروڑ بھی نہیں کہتا ہوں، ان کا ایک Estimate بنا ہوا ہے Proper تو وہ جتنا بھی Estimate ہے، وہ وہاں کی واٹر سپلائی سکیم کا، تو اگر وہ بھی کر دیں تو یہ جنگل کے بادشاہ ہیں، ان کو کوئی فرق بھی نہیں پڑتا ہے اور میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ اوبه جی داسې یو نعمت دے چې وائی چې که په دې دنیا کښې یو ګلاس چا چاله یوګوټ اوبه ورکړې نو په ورځ

د قیامت به د حوض کوثر اوبه د هغه نصیب کړی، نو زما خیال دے چې که شاه فرمان خان صاحب دا په دې بنیاد باندې دا خدمت کوی چې په ورځ د قیامت به زمونږه غاړه آزاد شی نودا به ډیره ښه خبره وی، نو ده خو به ګوتونو نه، ده خو په پائپونو په انچونو، په کروړونو روپئی دې عوامو ته ورکړې دی خو جناب سپیکر! مسئله صرف دا ده چې د هغه فنډونو په بروقت نه ملاویدو په وجه باندې د دوه دوه، دریے، څلور څلور کالو سکیمونه زما په دې حلقه کښې نیمګړې پراته دی، لکه کارپاټ او زه به ډیر لکه شاګاه، ډیرمختلف سکیمونه دی، زما داخیال دے چې د پیسو دا څیز، بحران که ئې وی نو هم دوئ ته به ئې پته وی خو هغه که خزانې وزیرصاحب که ئې ګناهګاروی نوهغه به خدائے ته پته وی او دوئ ته به پته وی۔ نو زما جی دا خیال دے جی که فرض کړه دا سکیمونه بروقت مکمل کیږی نو د دې ډیرې فائدې راځی، یو دا ده چې حکومت ته هم ډیره فائده کیږی، د یو سیکم، د دوه سکیمونو، د درې سکیمونو په شروع کولو په ځائې باندې که یو سکیم شروع شی او بروقت مکمل شی نو زما خیال دے چې هغه به ډیره بهتره وی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *شکریہ۔ فخر اعظم صاحب، فخر اعظم، جی فرمائیں۔*

<u>جناب فخر اعظم وزیر:</u> جناب سپیکر صاحب، زه خپل منسټرسره دا خبرې کول غواړم چې یو خوFirst of all دا خبره ما مخکښې هم کړې وه چې بنوں کښې چې دا کوم Damaged tube wells دی، هغه ډیر زیات دی او ده فلور آف دی هاؤس باندې ما سره دا Promise کړے وو چې زه به دا ټهیک کوم او زه به خپل ډیپارټمنټ ته دا قصه کوم خوتر اوسه پورې په هغې باندې څه عمل نه دے شوے نو زه دا وایم چې First of all دے دې خپل ډیپارټمنټ ته دا اووائی چې څومره بنوں کښې Damaged tube wells دی چې هغه ټهیک شی ځکه چې په هغې باندې دومره پیسې هم نه راځی، یو خو دا ده چې د یو یو، د یو وائی آا یا د یو چرته جنریټر خراب دے، چرته څه بل څه پرابلم دے، نو دغه وجه خلقو ته ډیر پرابلم دے او Secondly ما دلته په فلور آف دی هاؤس باندې یو کال اټینشن هم راوړے وو چې د بنوں د نکاسی چې کوم پروګرام دے، هغه ټهیک نه دے، چې کله باران اوشی نو بنوں ستی نه اوبه نه اوځی، نو دې سلسله کښې

هم دوئ ما سره Promise کړے وو چې زه دا هم ټهیک کوم خو هغه باندې هم اوسه پورې عمل نه دے شوے او Third خبره دا ده چې دې بنوں کښې Particularly پی کے 71 او پی کے 72 دلته د سولرائزډ ټیوب ویل ډیر سخت ضرورت دے نو جنوبی اضلاع کښې هسې هم مطلب دا دے د اوبو کمے دے نو دیکښې دې منسټر صاحب مونږ سره دا دغه اوکړی چې Particularly پی کے 71 او پی کے 72 کښې دې دا سولرائزډ ټیوب ویل زیات کړی۔ مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: سردار حسین بابک۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ، سپیکر صاحب۔پبلک ہیلتھ کے حوالے سے تو پہلے میں Appreciate کرتاہوں اور میرے خیال میں تمام اپوزیشن کے ممبران کو اگر تحریک انصاف اوراس کی اتحادی حکومت میں، وزیر اعلیٰ صاحب اکثر کہتے ہیں کہ آپ کسی چیز کو Appreciate نہیں کرتے تو میں آج Appreciate کرتاہوں، تحریک انصاف اور اتحادی حکومت میں اگر اپوزیشن کے تمام ممبران کو ان کے علاقوں کو حصہ ملاہے، ترقی کیلئے اور بروقت ملاہے تو وہ وزیر صاحب جو ہیں وہ شاہ فرمان صاحب ہیں اور میں Appreciate کرتاہوں، میں Appreciate کرتاہوں شاہ فرمان صاحب کو، فلور آف دی ہاؤس میں Appreciate کرتاہوں تاکہ یہ ریکارڈ پر آجائے۔ سپیکر صاحب! یہ پبلک ہیلتھ کے حوالے سے ابھی آپ بھی سوشل میڈیا پر دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ جو پانی کی سطح ہے، وہ انتہائی نیچے چلی گئی ہے، خاص کر ملاکنڈ ڈویژن میں اور ہزارہ ڈویژن میں یہ جو چشمے ہوتے ہیں، وہاں سے واٹر سپلائی سکیمیں آجاتی ہیں، وہ چشمے خشک ہو گئے ہیں اور تمام علاقوں میں، میں اس دن دیکھ رہا تھا کہ آپ کے گدون کے علاقے میں بھی، چونکہ وہ ایک Adjacent area ہے، وہ بھی چشموں سے، چشموں سے سکیمیں آئی ہیں، سپیکر صاحب! ایک تو یہ ظاہر ہے کہ یہ ایک قدرتی آفت ہے اوراس میں انسان کیا کر سکتا ہے، امتحان ہے، حکومت پر بھی امتحان ہے اور ہم پر بھی امتحان ہے اوراسی امتحان میں سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ سپیکر صاحب! یہ جتنی بھی سکیمیں ہیں، ٹینڈرز ہوتے ہیں ظاہر ہے اور حکومت کا اپنا ایک ریٹ ہے، جب یہ حکومت آئی تو جو CCBs ہوتی تھیں،، جو Community based organizations ہوتی تھیں، یہ سارے جو ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرینز ہیں، ان کو پتہ ہے، جو Community based organizations ہوتی تھیں، پانچ پانچ اور سات سات لوگوں کی کمیٹیاں بنتی تھیں اوران کو پیسے ملتے

تھے،ان کو ڈگ ویل کیلئے پیسے ملتے تھے،ان کو پریشر پمپ کیلئے ملتے تھے،ان کو پمپ کیلئے ملتے تھے اور وہ کام جو تھا مارکیٹ میں میٹیریل خریدتے اور وہ کمیٹی جو تھی وہ کمیٹی Execute کرتی تھی،اس پر خرچہ بہت زیادہ کم آتا تھا، عاطف خان بیٹھے ہیں، جب ہم سی اینڈ ڈبلیو سے سکول میں ایک کمرہ بناتے ہیں تو میرے خیال میں ابھی تو 17 لاکھ پر ہے، وہی کمرہ جو ہماری PTC بناتی تھی 'Parent Teacher Counsel' بناتی ہے تو وہ سات لاکھ پر بنتا ہے، وہ آٹھ لاکھ پر بنتا ہے، وہ نو لاکھ پر بنتا ہے، اب ظاہر ہے وہ کمیونٹی ہے، دنیا بھی اشتراک کی طرف جارہی ہے سپیکر صاحب! میں مثال دے دوں کہ ہمارا ایسا معاشرہ ہے کہ جب ہم چیزوں کو Own کرنا شروع کردیں تو پھر نہ حکومت کی ضرورت پڑتی ہے، نہ ریاست کی ضرورت پڑتی ہے، میں مثال دیتا ہوں، ہمارے معاشرے میں حجرہ، مسجد، مدرسہ یہ تین ایسے ادارے ہیں جو کمیونٹی بناتی ہے، یعنی حجرے کیلئے، مسجد کیلئے، مدرسے کیلئے زمین سٹیٹ یا حکومت نہیں خریدتی ہے، لوگ Donate کرتے ہیں، حجرے کیلئے، مسجد کیلئے، مدرسے کیلئے بلڈنگ لوگ چندہ دیتے ہیں اور پھر ان تینوں اداروں کو Sustain رکھنے کیلئے لوگ ظاہر ہے چندہ اکٹھا کرتے ہیں، ہمارے معاشرے میں مزاج نہیں ہے، لوگ سرکاری املاک کو Own نہیں کرتے ہیں اور ایک ادارہ سکول بھی ہے، ہم دیکھتے ہیں سکول کیلئے ہمیں زمین دیتے ہیں، اس کے عوض ہم نوکری دیتے ہیں، بلڈنگ ہم بناتے ہیں، تنخواہیں ہم دیتے ہیں، حکومت دیتی ہے، Sustain یعنی جو Consumable ہے، اس کیلئے بھی پیمنٹ کرتے ہیں، یہ وجہ کیا ہے؟ یعنی کمیونٹی کا اشتراک جو ہے وہ انتہائی ضروری ہے، وہ جو سکیم تھی وہ کمیونٹی کو Involve کرنے کیلئے تھی، اب مجھے سمجھ نہیں آئی، حکومت کی ضرور اپنی Approach ہو گی لیکن اگر ہم اسی Approach کو دوبارہ Adopt کرلیں تو لوگوں کی Involvement شروع ہو جائے گی، سپیکر صاحب! لوگ دلچسپی لینا شروع کردیں گے، لوگ سرکاری املاک کو Own کرنا شروع کردیں گے، یہ بہت بڑی بات ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہسپتالوں سے چوریاں ہوتی ہیں، ہمارے روڈز پر جو بورڈز لگتے ہیں، وہ بورڈز چوری ہوتے ہیں، جب روڈز پر آپ گملے لگائیں وہ چوری ہوتے ہیں، جب آپ جنگلہ لگائیں وہ چوری ہوتا ہے، سکول سے فرنیچر چوری ہوتا ہے، سکول سے Fans چوری ہو جاتے ہیں، یعنی یہ کیوں؟ یہ اسی وجہ سے کہ معاشرے میں یہ شعور نہیں ہے کہ یہ جو سرکاری املاک ہیں یہ ان کی اپنی املاک ہیں اور یہ کام جو ہے یہ اسی سلسلے سے شروع ہوگا۔ لہذا میری ریکویسٹ ہو گی کہ یہ جو قدرتی آفت پانی کے

حوالے سے آئی ہے، کمیونٹی کو ہم Involve کرلیں اور ایمرجنسی طور پر اگر کوئی فنڈز ہوں تو منسٹر صاحب اگر اس پر وہ کر دیں، میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان، شاہ فرمان خان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان خان (وزیر آبنوشی و محنت): جناب سپیکر! میاں صاحب نے جو Concerns show کئے تو وہ ایک تو ایس این ای کی بات کی، تو وہ تو میرے خیال میں مظفر سید صاحب کے اوپر یہ کٹ موشن لائی جائے تو اچھا ہے کیونکہ اگر وہ ایس این ای منظور نہیں کراتے تو یہ تو فنانس کا کام ہے، یہ پبلک ہیلتھ کا نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ انہوں نے فنڈ کی بات کی، تو اگر فنڈ کو آپ کٹ موشن کے ذریعے لینا چاہیں تو یہ بھی مجھے مناسب نہیں لگتا لیکن بہر حال جتنا بھی اگر ان کے ایشوز ہیں، میں کوشش کروں گا کہ وہ حل ہوں۔ فخر اعظم صاحب نے بات کی کہ بنوں کا جو نکاسی کا مسئلہ ہے، سینی ٹیشن خراب ہے، تو کہاں ٹھیک ہے؟ پرفیکٹ، پرفیکشن تو کہیں بھی نہیں ہے لیکن ساؤتھ کیلئے جو Need based programme رکھا ہے، وہ ان شاء اللہ وزٹ کریں گے، جہاں پر ابھی بجلی بھی نہیں ہے Farflung area میں کیونکہ سولر ٹیکنالوجی سے یہ ہمیں فائدہ ہو گیا ہے کہ پہلے فل وولٹیج کے ساتھ اس ایریا میں آپ ٹیوب ویل لگوا سکتے تھے، آج کل آپ کہیں بھی لگوا سکتے ہیں، تو اس میں بنوں جائیں گے ان شاء اللہ، آپ سے بات کریں گے، اس کے اوپر بات ہو گی۔ بابک صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کہا کہ سارے ممبران کو جتنے بھی ہیں پبلک ہیلتھ کی وجہ سے پیسے ملتے ہیں، جو طریقہ کار انہوں نے Show کیا، وہ ٹھیک ہے کہ پراجیکٹ کمیٹیز، لیکن Over the years پراجیکٹ کمیٹیز بھی کوئی، مطلب اس کے اوپر کافی زیادہ اعتراضات ہیں اور اپنے پولیٹیکل ورکرز کو نوازنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے، لوگ اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور Initially اس کے اوپر بڑی بات بھی ہو گئی ہے، چیف منسٹر صاحب نے Resist بھی کیا ہے کہ مجھے پتہ ہے، میرا تجربہ زیادہ ہے اور اس کا آخر میں نتیجہ صحیح نہیں نکلے گا لیکن اس کے اوپر بھی بات تو ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی Positive اس کا کوئی Outcome نکلے، اس کا کوئی طریقہ کار آ جائے۔ میرے خیال میں باقی میں شکریہ ادا کرتا ہوں ان ممبران کا اور ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ کٹ موشن اگر واپس ہی لے لیں تو اچھا ہے، یا تو دس روپے کا بجٹ ہے، میں یہ دس روپے ہی واپس کر دیتا ہوں۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the cut motions on Demand No.15 are withdrawn, therefore, the question before the House is

that a sum not exceeding Rs. 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Public Health Engineering.?Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say, 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker:The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No.16, honourable Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 62 لاکھ 89 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات اور دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 9 crore 62 lac 89 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Local Government.

Cut motions on Demand No 16: Saleh Muhammad Sahib, Madam Amina Sardar, Mian Zia ur Rehman Sahib.

میاں ضیاء الرحمان: جناب سپیکر صاحب! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ، سردار اورنگزیب نلوٹھا، راجہ فیصل زمان، سردار ظہور، سید جعفر شاہ، مسٹر محمود خان، مسٹر شیراز خان، مسٹر سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زہ د ایک ہزار روپئ کٹ موشن پیش کوم۔

جناب سپیکر: ضیاء الرحمان صاحب، جی جی، ضیاء الرحمان صاحب۔

میاں ضیاء الرحمان: سپیکر صاحب! میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں اور میری ایک عرض ہے منسٹر صاحب سے، تقریباً یہ جو ویلج کونسل کے کلاس فورز تھے، نائب قاصد، ایک سال یا سوا سال ہو گیا ہے، پورے صوبے میں ان کی بھرتی ہو چکی تھی تو اس وقت، ہماری کوئی دو یا تین ویلج کونسلز ہیں، ان میں بعض وجوہات کی بنا پر یا کسی نے اپلائی نہیں کیا ہوا تھا تو اس وقت وہاں پر نائب قاصد بھرتی نہیں ہو سکے اور پھر اس کے بعد اس سلسلے میں متعدد بار میں نے ڈی سی مانسہرہ سے، اور اسی طرح سے جو ہمارے اے ڈی بلدیات ہیں، ان سے بارہا بات کی ہے لیکن پتہ نہیں کیا وجہ ہے کہ ابھی تک یہ نہیں ہو سکے؟ اور اسی طرح ایک دو یا

تین میرے حلقے کے سیکرٹریز کے بھی اسی طرح کے مسئلے ہیں، تو وہ ابھی تک نہ وہ ویلج کونسل کلاس فور اور اسی طرح ویلج کونسل سیکرٹریز وہ بھرتی نہیں ہو سکے ہیں، تو میری ان سے درخواست ہے کہ اس میں جو بھی مسئلہ ہے، اس کو دیکھ لیں اور اگر یہ ہدایت کر دیں گے تو پورا تقریباً سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے، وہ سیٹیں Fill ہو جائیں گی، کچھ بچے بھی روزگار پر لگ جائیں گے اور جوان کا کام ہے وہ بھی متاثر نہیں ہو گا۔ بہت شکریہ، میں واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ، سپیکر صاحب! میں نے اس دن بھی بات کی تھی کہ سپریم کورٹ کے سوموٹو ایکشن کی وجہ سے تمام صوبوں میں بلدیاتی الیکشنز Conduct ہو گئے، ہمارے صوبے میں بھی ایک نظام آیا، اسی نظام کی کمپوزیشن کے حوالے سے ہمارے اس وقت بھی کچھ تحفظات تھے اور پھر میں نے ریکویسٹ بھی کی عنایت اللہ خان سے، وہ چونکہ بڑے Keen ہیں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ میں بڑا Interest لے رہے ہیں، Very appreciable، ہم اپنے اس نظام کو جب دیکھتے ہیں تو اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ یہ نظام آدھا تیتر اور آدھا بٹیر ہے، یعنی اس کو پولیٹیکل پارٹی بیس پر ہونا چاہیئے، میں مثال دے سکتا ہوں، عنایت اللہ خان کی پارٹی جماعت اسلامی، اس صوبے میں ایک ہزار یونین کونسلز ہیں، اگر یہ سسٹم پارٹی بیس پہ رہتا ہے، پارٹی بیس تو جماعت اسلامی جو ہے وہ ایک ہزار یونین کونسلوں میں اپنے وجود کو برقرار رکھے گی اور جہاں موجود نہیں ہے، Suppose میں مثال دے رہا ہوں، اسی طرح تمام پارٹیوں کا، یعنی جمہوری معاشروں میں اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک ووٹر ہے اور اس الیکشن میں میں نے خود اندازہ کیا، جب میں بذات خود پولنگ سٹیشن کے اندر گیا تو مجھے نو منٹ لگے، اب آپ اندازہ کریں کہ ہمیں کتنی دلچسپی ہوتی ہے کہ ہمارے امیدوار جیت جائیں، ظاہر ہے ہم زیادہ ٹائم لینے کی بھی کوشش میں نہیں ہوتے ہیں تو ایک عام آدمی جس کا کوئی وہ بھی نہیں ہے، تو میری یہ خواہش اب بھی ہے کہ اگر ہم حکومت کے ساتھ ایک کمیٹی میں بیٹھ جائیں، یہ جو نظام ہے Bottom سے لیکر ٹاپ تک یہ پولیٹیکل بیس پر ہونا چاہیئے، یعنی ایک ووٹر ہے، وہ پولنگ سٹیشن کے اندر جاتا ہے، اب وہ صاحب جو تحصیل کونسلر ہے، جو ضلع کونسلر ہے، وہ تو پارٹی بیسڈ ہے لیکن جو ویلج کونسل ہے وہ نان پارٹی بیس پر ہے، اب وہ کنفیوز ہو جائے گا تو میرے خیال میں اگر ہم نے جمہوریت کو 'گراس روٹ' لیول پر مضبوط بنانا ہے، اگر ہم نے عوام کا اعتماد سیاسی اور مذہبی پارٹیوں پر بحال رکھنا ہے اور اگر ہم نے اپنے Focussed area، عوام کو پارٹیوں کے

ساتھ اگر Connect کرنا ہے تو میرے خیال میں پھر یہ جو آدھا تیتر اور آدھا بٹیر والا سسٹم ہے، یہ فیزیبل نہیں ہے، اگر ممکن ہو تو میرے خیال میں اس کو بھی پارٹی سسٹم پر ہونا چاہیے، یہ بڑا بہتر ہوگا، اس کے دور رس نتائج ہوں گے، یہاں پر ایک سیاسی پختگی آئے گی، یہاں پر عوام کا سیاسی جماعتوں پر اعتماد بڑھے گا، یہاں پر عوام کا سیاسی جماعتوں پر اعتماد بحال ہوگا، اور قائم ہوگا، لہذا سیاسی جماعتوں کیلئے بھی آسانی ہوگی، وہ اپنا پروگرام پیش کریں گی، سیاسی جماعتوں کے بیچ موازنہ ہوگا، مقابلہ ہوگا، پروگرام کا، افراد کا نہیں، شخصیات کا نہیں، پروگرام کا مقابلہ ہوگا، لہذا یہاں پر سیاسی جماعتیں مضبوط ہوں گی۔ 'گراس روٹ' لیول پر لوگ اس پوزیشن میں آئیں گے کہ وہ موازنہ کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، عنایت خان، پلیز۔

<u>جناب سردار حسین:</u> یہ سیاسی جماعت صحیح ہے یا وہ صحیح ہے، لہذا ایک تو یہ، دوسری بات۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت خان، پلیز۔

<u>جناب سردار حسین:</u> دوسرا، میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> کہ چونکہ لوکل باڈیز کا ایک بہت بڑا Impact ہے معاشرے پر، تو ظاہر ہے ابھی تو میرے خیال میں صرف 'پروپوز' کر سکتے ہیں صوبائی حکومت کو، ڈائریکٹ اس حوالے سے نہیں کر سکتے لیکن یہ جو کھلی کچہریاں ہیں، تحصیل ناظم، ضلع ناظم، اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اس کیلئے تسلسل میں، تسلسل میں ہر تحصیل میں اگر شیڈول ہو، عوام اکٹھے ہوتے ہیں، اپنے مطالبات لاتے ہیں، سارے ڈیپارٹمنٹس کے لوگ آجاتے ہیں، جو مطالبات حل ہونے کے ہوتے ہیں وہ On the spot ہو جاتے ہیں، جو حل ہونے کے نہیں ہوتے ہیں وہ نوٹ کرتے ہیں، کم از کم عوام کا ایڈمنسٹریشن کے ساتھ جو ایک Interaction ہے، وہ جاری رہتا ہے، وہ 'کمیونیکیشن گیپ' جو ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو یہ بھی اگر ممکن ہو تو۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ثناء اللہ صاحب! آپ کدھر گئے تھے؟ آپ نہیں تھے۔ چلو، بِسۡمِ ٱللَّهِ ۔ دو منٹ پلیز، ټائم لږ کم دے کنه۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب۔ که تاسو وایئی چې قلار شه نو زه خو د اسې نه ده۔

جناب سپیکر: بِسمِ اللہ جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، دیر بالا کښې واړئ سب ډویژن واحد سب ډویژن دے چې اوسه پورې د هغې دتحصیل الیکشن نه دے شوے، د تحصیل د ناظم الیکشن نه دے شوے، عدالت کښې کیسونه دی او د هغې وجې نه زمونږه د واړئ تحصیل هغه علاقه ډیره زیاته خرابه شوه، تقریباً کروړونه روپئی، څه انیس کروړ روپئی هغه په دغه کښې دی جی، نو زما عنایت الله صاحب ته هم دا درخواست دے چې مهربانی اوکړی، هلته د مختلفو جماعتونو نمائندګان موجود دی، هغه پیسې هم اوسه پورې استعمال نه شوې او خلقو ته هم تکلیف دے خو هغه چونکه په عدالت کښې کیس دے، خیر دے چې څه فیصله د عدالت راشی په هغې باندې د عمل اوشی خو زما یو درخواست دے چې واړئ تحصیل کښې د هغې سره دا ریره نه ده، دا ګند چې پکښې خلق اوړی، واحد تحصیل دے چې په هغې کښې دا ریړهې هم نیشته، ګاډهے موټر سائیکل او یا سائیکل یا د ټی ایم او سره ګاډهے، دا ډیره وروستو خبره ده او په دیر کښې، هم په دغه دیر کښې نوی ټی ایم ایز جوړ شوی دی، زه په هغې دا نه وایم چې هغوی ته ولې ورکړے شو، زه دا نه وایم خو زه دا وایم چې دې زمونږ دې ته ولې ورنکړے شو؟ لکه سپیشل ګرانټ هغوی ته ورکړے شو، د هغې هغه، حالانکه دا پورا سب ډویژن دے، دا په نهه یونین کونسلو باندې مشتمل دے، هلته داسې ټی ایم ایز دی چې هغه د څلورو پینځو یونین کونسلو باندې دی نو زما جی دا درخواست دے چې د هغې د پاره د منسټر صاحب هم زمونږ د هغه علاقې حق ورکړی، مهربانی به وی او بله خبره، هغه زړه به یادوم چې په تقسیم کښې راسره زیاتے کیږی، زیاتے شوے دے، مهربانی د اوکړی زما د هغه علاقې هغه حق د ماته پورا راکړی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان، پلیز۔

جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! ایک تو میاں ضیاء الرحمان صاحب نے جو بات کی ہے، اس وقت لوکل گورنمنٹ کے اندر جو ویلج کونسل کے سیکرٹریز اور نائب قاصد ہیں، ان کی پوسٹیں خالی ہیں، بعض تو پورے ضلعے میں خالی ہیں، یہ ابتداء میں ہم نے ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں

ایک کمیٹی بنائی تھی، اس میں اے ڈی بھی تھا اور متعلقہ ٹی ایم او بھی، لیکن کچھ ڈپٹی کمشنرز یہ کام کرنے میں ناکام رہے اور وہ Political consensus create نہیں کر سکے۔ جو ویلج سیکرٹریز ہیں، ان کو تو ہم نے این ٹی ایس کے Through کر دیا تھا لیکن درمیان میں پھر لوگ دوسری ملازمتوں کے اندر چلے گئے تو اس کے نتیجے میں پوسٹیں خالی ہو گئیں لیکن کلاس فور پر وہ Decision نہیں کر سکے۔ پھر ہم نے چیف منسٹر صاحب کو ایک سمری بھیجی اور Originally یہ اختیار Basically اے ڈی لوکل گورنمنٹ کا تھا، جو ESTA CODE ہے، اس کے اندر اے ڈی لوکل گورنمنٹ کا تھا، تو چیف منسٹر صاحب نے اس کی Approval دے دی ہے اور چونکہ ایک نئی Entity ہے، تو اس کے وہ سروسز رولز وغیرہ بن رہے ہیں، وہ ان شاء اللہ فائنل ہوں گے، وہ ایک ہفتے دس دنوں کے اندر فائنل ہو جائیں گے، تو میں آپ کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ آپ کے حلقے کا جو مسئلہ ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ وہ حل ہو جائے گا۔ بابک صاحب نے جو بات کی ہے، میں نے پہلے بھی ان سے یہ کہا ہے اور میں نے ٹی وی پروگرامز میں بھی کہا ہے، ویسے میرا ذاتی خیال یہ تھا کہ یہ پورا سیاسی بنیادوں پر ہونا چاہیئے۔ اس وقت میں اس کمیٹی کو ہیڈ کر رہا تھا، وہ ایک بہت بڑی کمیٹی تھی اور اس میں Consensus نہیں بن سکا۔ یہاں پر جو سلیکٹ کمیٹی تھی، اس سلیکٹ کمیٹی کے اندر Consensus نہیں بن سکا، تو ظاہر ہے اب اس حوالے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب تو اگلے الیکشن کے حوالے سے بات ہو سکتی ہے اور اس پر Further بھی ڈیبیٹ کی جا سکتی ہے، یہ ایک Human document ہے، انسانی دستاویز ہے، اس کے اندر Revision بھی ہو سکتی ہے، اس کے اندر امنڈمنٹس بھی ہو سکتی ہیں، کسی دوسری سٹیج پر ان شاء اللہ اس پر ڈسکشن کر سکتے ہیں اور میں مجموعی طور پر اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ پورے پاکستان کے اندر خیبر پختونخوا کا جو لوکل گورنمنٹ سسٹم ہے، اس کو سراہا گیا ہے، بین الاقوامی اداروں نے بھی اس کو سراہا ہے، اس حوالے سے اخبارات کے اندر سروے بھی ہوئے ہیں، رپورٹس بھی آئی ہیں، یو این ڈی پی اور ورلڈ بینک کے حوالے سے بھی Openly خیبر پختونخوا حکومت کے حوالے سے ان کے کمنٹس آ چکے ہیں، یہ جو آئین کی دفعہ 140 A ہے، اس کے مطابق ہے۔ میں کھلی کچہریوں کا مسئلہ نہیں سمجھا لیکن اگر تحصیل ناظمین کھلی کچہریاں کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر سکتے ہیں، ضلع ناظمین بھی کر سکتے ہیں، تحصیل ناظمین بھی کر سکتے ہیں، اس حوالے سے ان پر کوئی پابندی تو نہیں ہے۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے جو بات کی ہے، ان کی بات درست ہے کہ وہاں Litigation کی وجہ سے وہ تحصیل جو ہے اس میں ابھی تک الیکشنز نہیں ہو سکے ہیں، اس کا ایک پروسیجر موجود ہے لیکن

سچی بات یہ ہے کہ اس کو میں نے آگے نہیں بڑھایا ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ ہم Privately بیٹھ کر اس پر بات کر سکتے ہیں۔ جہاں بجٹ پاس نہیں ہوتا ہے، جہاں اس قسم کی سیچویشن ہوتی ہے تو ہمارے اس ایکٹ کے اندر ایک پرووبژن ہے کہ وہ پھر صوبائی حکومت پاس کرے گی۔ ہم Recommend کریں گے اور چیف منسٹر کے پاس وہ بجٹ جائے گا تو میرے ذہن کے اندر ایک تجویز اس حوالے سے موجود ہے، اس پر بات ہو سکتی ہے، اس میں یہ کریں گے کہ جو Elected ممبران ہیں، Directly elected ممبران ہیں، ان کو بھی اس میں فنڈز دیں گے اور اس میں یہ بھی کر سکتے ہیں جو ٹی ایم اے کے اندر جو باقی ضرورتیں ہیں، Sanitation کے ہیڈ میں، Cleanness کے ہیڈ میں، وہ ضرورتیں بھی ان کی پوری کریں۔ جو آخری بات انہوں نے کی ہے، وہ تو پچھلے دنوں بھی میں نے کہا کہ ان کا کورٹ کے اندر کیس ہے، وہ جونہی Decide ہو جائے گا تو ان شاء اللہ اس حوالے سے پھر ان کو Accommodate کریں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: Cut motion withdrawn.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! چې کوم مجموعی کارونه دی او د هغه ټولې علاقې د مفادو د پاره دی، لکه مین بازار سټریټ لائیټس دی، واړئ او اخګرام او سایو باد که داسې کارونه پرې اوشی نو هم بهتره خبره ده، د علاقې د پاره خو به څه فائده اوشی کنه۔

جناب سپیکر: تاسو به منسټر صاحب سره کښینئ، هغه وائی تاسو ما سره کښینئ، تاسو خپلو کښې ډسکس کړئ جی۔ Since all the cut motions on Demand No. 16 are withdrawn, therefore, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 9 crore 62 lac 89 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Local Government? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it.

معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا ایجنڈا بہت زیادہ ہے، لہذا میں قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ 4 کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2016-17ء کے تمام مطالبات زر کو بغیر بحث کے حسب قاعدہ ایوان کی رائے کیلئے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔ ڈیمانڈ نمبر 17، جناب وزیر زراعت۔

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding Rs 60 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 18, Special Assistant to Chief Minister, Mohibullah Sahib.

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک وامداد باہمی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding Rs 20 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Animal Hubandry? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No.19, Special Assistant to honourable Chief Minister.

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک وامداد باہمی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی

جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: <u>Mr. Speaker</u>: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding Rs 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Cooperatiion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 20, Special Assistant to honourable Chief Minister for Environment, Ishtiaq Urmar.

<u>سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات)</u>: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7 کروڑ 20 لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات و جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding Rs 7 crore 20 lac 78 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Environment and Forestry? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No.21, Special Assistant to honourable Chief Minister for Environment.

<u>سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات)</u>: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 کروڑ 97 لاکھ 20 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 2 crore 97 lac 20 thousand only,

may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 22, Special Assistant to Chief Minister for Fisheries.

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 13 لاکھ 91 ہزار 920 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 13 lac 91 thousand 920 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Fishries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 23.

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 کروڑ 92 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 20 crore 92 lac 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 24. Ji, Sikandar Khan.

سینیئر وزیر(آبپاشی): Sir, on behalf of the Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 80روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت اور تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 80 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 25, honourable Minister Sikandar Khan Sherpao.

سینیئر وزیر(آبپاشی و بہبود آبادی): Sir, on behalf of Minister for Mineral Development and Labour، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 140روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹوریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 140 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 26, honourable Minister for Information.

سینیئر وزیر(آبپاشی و بہبود آبادی): Sir, on behalf of the Chief Minister، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک کروڑ 99لاکھ 52ہزار روپے سے متجاوز نہ

ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 1 crore 99 lac 52 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Stationary & Printing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 27, Special Assistant to honourable Chief Minister for Population, Law Minister please, Demand No. 27.

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 80 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 80 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 28, Special Assistant to honourable Chief Minister for Technical Education, Arshad Umarzai.

<u>جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے فنی تعلیم)</u>: On behalf of Chief Minister، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion move, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 110 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30^{th} June 2017, in respect of Technical Education and Manpower Training? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 29, honourable Minister for Labour.

جناب سکندر حیات خان {سینئر وزیر (آبپاشی و بہبود آبادی)}: Sir, on behalf of the Minister for Labour، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 160 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 160 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June 2017, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 30, honourable Minister for Information, Law Minister, please.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات و تعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 60 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June 2017, in respect of Information and Public Relations? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 31, honourable Senior Minister for Irrigation.

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور وومن امپاورمنٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Social welfare, Special Education and Women Empowerment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 32, honorable Minister for Zakat and Ushr.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is that a sum not exceeding Rs. 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Zakat & Ushr? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 33.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7 ارب 20 کروڑ 23 لاکھ 91 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is that a sum not exceeding Rs. 7 billionbillion 20 crore 23 lac 91 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 34. Honorable Minister for Zakat, Ushr and Auqaf.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی واقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is that a sum not exceeding Rs. 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Auqaf, Religious, Minority & Hajj Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 35. Honorable Minister for Sports, Culture and Tourasim, Mehmood Khan.

جناب محمود خان (وزیر کھیل و سیاحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 کروڑ 45 لاکھ 91 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، سیاحت اور عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is that a sum not exceeding Rs. 4 crore 45 lac 91 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Sports, Culture, Tourism & Museums? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 36, Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کے غیر تنخواہی حصے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is that a sum not exceeding Rs. 60 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of District Non-Salaries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 37, honourable Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 66 کروڑ 74 لاکھ 70 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران گرانٹ ٹو لوکل کونسلز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 66 crore 74 lac 70 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Grant to Local Councils? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 38, Special Assistant to honourable Chief Minister for Housing.

جناب امجد علی (مشیر برائے ہاؤسنگ): On behalf of Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر صاحب تھوڑا آواز نکالیں، ماشاء اللہ۔

مشیر برائے ہاؤسنگ: جو مبلغ 20روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 20 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 40, honourable Minister for Elementary, sorry 39, Advisor to Chief Minister for Inter Provincial Co-ordination. Law Minister please, Demand No. 39.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب!میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Inter-Provincial Coordination? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 40, honourable Minister for Elementary and Secondary Education, Atif Khan please.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 44لاکھ 86ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 44 lac 86 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Energy and Power? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 41, Special Assistant to Chief Minister for Transport.

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 100 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ وماس ٹرنزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 100 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Transport and Mass Transit? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 42, honourable Minister for Elementary and Secondary, Atif Khan.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 170 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 170 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Eelmentary and Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 43, Minister for Law, Minister for Law please.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 130 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد، بحالی، آبادکاری و شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 130 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Relief, Rehabilitation & Settlement? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 44, honourable Minister for Food.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران State Trading in Food Grains & Sugar کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of State Trading in Food Grains & Sugar? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 45, Khaleeq Sahib.

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 70 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی

جائے جوکہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 70 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 46, honourable Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 34 کروڑ 45 لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی و شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 34 crore 45 lac 78 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Rural and Urban Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 47, honourable Minister for Public Health, Shah Farman Khan.

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی و محنت): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 34 کروڑ 45 لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان! شاہ فرمان صاحب یہ نہیں ہے، شاہ فرمان صاحب آپ نے غلط بولا ہے، یہ نہیں ہے، کدھر ہے مجھے بتاؤ؟

وزیر آبنوشی و محنت: 47۔ اودریږہ، اودریږہ، مړہ دا تہ اووایہ یار (قہقہے) خہ تاسو اووائے یار۔ خہ خیر دے لاء منسټر بہ ئے اووائی۔ خیر دے، خیر دے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 1 ارب 52 کروڑ 6 لاکھ 59 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 1 billion 52 crore 6 lac 59 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Publice Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 48 honourable Minister for Elementary and Secondary Education.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3ارب 62کروڑ 83لکھ 49ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان! آپ بھی غلط بول رہے ہیں، آپ نے کہاں سے پڑھا ہے؟ مجھے دکھائیں، ڈیمانڈ نمبر 48، ڈیمانڈ نمبر 48۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: 48 دے کنه، 48 دے۔

جناب سپیکر: 48 آپ فگر صحیح بولیں۔

وزیر برائی ابتدائی وثانوی تعلیم: دیبنې جی دا کنفیوژن دے چې دا ایجوکیشن والا راکړے دے، دوئ وائی چې 3 ارب 62 کروړ روپئ دی او دا فنانس والا ورسره هم ناست وو او دیکبنې Clarification دے۔

جناب سپیکر: ہاں جی، یہ 2ارب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہیں نہیں، یہ آپ سن لیں نا، یہاں پر یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ مندرجہ بالا مطالبات زر میں سے 1ارب 53کروڑ 43لاکھ 24ہزار روپے کا اضافہ جو کہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی اپنی

رقوم جوکہ گرانٹ نمبر 59 سے گرانٹ نمبر 53 میں بطور Inter-Sectoral appropriation پی اینڈڈی ڈیپارٹمنٹ کی منظوری سے شامل کیاگیاہے۔

جناب سپیکر: آپ جو بھی پیش کریں گے، ہم اس کو وہ کریں گے، آپ کی جو اس میں Recommendations ہیں، وہ پیش کریں، جوآپ سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایسی رقم جو مبلغ 2ارب 9کروڑ40لاکھ 25ہزار10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 2 billion 9 crore 40 lac 25 thousand and 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Education and Training? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. 49, Demand No. 49.

ته کورې احتياط اوکړه هيتهرک اونشي۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریہ، جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کی صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 43کروڑ6لاکھ 87ہزار10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 43 crore 6 lac 87 thousand and 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Health Services? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 50.

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و بہبود آبادی)}: Thank you Mr. Speaker Sir، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 81 کروڑ 79 لاکھ 66 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 2 billion 81 crore 79 lac 66 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Construction of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No .51.

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر، On behalf of the Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 ارب 94 کروڑ 94 لاکھ 49 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 15 billion 94 crore 94 lac 49 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Construction of Roads Highways and Bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 52, Minister for Law.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 74 کروڑ 83 لاکھ 18 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے

کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اسپیشل پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 4 billion 74 crore 83 lac 18 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of Special Programme? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No .53, honourable Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ 13 لاکھ 80 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی ترقیاتی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs 6 crore 13 lac 80 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017 in respect of District ADP? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

یو زه چې دے نو په دې موقع باندې زمونږه سیکرټری صاحب چې دے، هغه زما خیال دے چې دا به د هغه آخری Sitting وو، (مداخلت) ایک منٹ جی، هغه Sitting وو، زمونږ سیکرټری صاحب چې دلته د ژوند یو ډیر لوئے وخت تیر کړو او د اسمبلۍ د سیکرټریټ ئے خدمت کړے دے او ماشاء الله پخپل سبجیکټ باندې ئے پوره عبورحاصل وو، مونږ د هغه د پاره دعاګو یو چې مخکښې هم د هغوی کوم ژوند وی چې هغه تیر ېږی، سیکرٹری، امان اللہ صاحب کی شاید آج آخری Sitting تھی، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور انہوں نے جو (تالیاں) جی مظفر سید صاحب! آپ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، عاطف خان جی۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): جی، یہ ڈیمانڈ نمبر 48 میں، اس میں تھوڑی سی کنفیوژن ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): دا جی دیکښې ما-----

جناب سپیکر: یہ جو ہمیں Recommend کریں گے، ہم اس کو، آپ کی مرضی ہے، ہم تو وہی کریں گے جو-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں یہ پڑھ لیتا ہوں نا؟

جناب سپیکر: ہاں پڑھ لیں، چلو پڑھ لیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 62 کروڑ 83 لاکھ 49 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم وتربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ یہاں پر یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ مندرجہ بالا مطالبات زر میں سے 1 ارب 53 کروڑ 43 لاکھ 24 ہزار روپے کا اضافہ جو کہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی اپنی رقوم جو کہ گرانٹ نمبر 59 سے گرانٹ نمبر 53 میں بطور Inter-Sectoral appropriation پی اینڈ ڈیپارٹمنٹ کی منظوری سے شامل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اوکے، ہم عاطف کا جو ابھی یہ دوسرا انہوں نے مطالبات زر پیش کیا ہے، ہم اس کو Consider کریں گے اور اس کو Consider کیا جائے، اس کے مطابق میں موشن پیش کرتا ہوں ہاؤس کے سامنے۔ The motion is moved, therefore the question before the House is that Demand may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

میں گورنر خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

Order: “In exercise of power conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal Zafar Jhagra, Governor of Khyber Pakhtunkhwa do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Friday-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Ji Muzafar Said Sahib..

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 17-2016 کے توثیق شدہ جدول کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Muzafar Said (Minister for Finance): Mr. Speaker, I beg to lay on the table the Authenticated Schedule of Supplementary Grant 2016-17 under Article 124 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Speaker: It stands laid. میں گورنر خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

Order: "In exercise of the power conferred by Clause-(b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal Zafar Jhagra, Governor of Khyber Pakhtunkhwa do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Friday, the 16th June, 2017 after conclusion of its business fixed for the day till such date as may hereafter be fixed."

اس فرمان کی رو سے میں اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)